

از قلم شمائہ عباس

NOVEL BANK

صراط مستقیم

صراط مستقیم

از قلم شمائہ عباس

مکمل ناول

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں سینڈ کر دیں۔ آپ کی تحریر ناول بینک ویب پر شائع کر دی جائے گی۔

E-mail : [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com)

WhatsApp : 92 306 1756508

ناول بینک انتظامیہ

شمائہ عباس کے تمام ناولز ناول بینک ویب پر مکمل موجود ہے -



[Download Link](http://www.URDUNOVELBANK.COM)



[Download Link](http://www.URDUNOVELBANK.COM)

مصنفہ شمائہ عباس کا تیسرا ناول صراط مستقیم ناول بینک کے قارئین کے لیے حاضر خدمت ہے۔ پڑھ کے اپنی رائے ضرور دیں

Visit For More Novels : [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com) Page 3  
E-mail [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com) WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)







گئی۔۔

اب کی بار انہوں نے اسکی طرف دیکھ کر کہا

اسکی آواز میں، چال میں، اور انداز میں آج اداسی تھی۔۔

وہ تھوڑے توقف سے بولے





سیکرٹری کے کام کے علاوہ اس سے پریزنٹیشن بھی بنوالی جاتی تھی کیونکہ وہ بہت ذہین تھی اور اسکے مقابلے کا کوئی بھی کام نہیں کر سکتا تھا۔۔۔



وہ اپنے کام میں اتنی مصروف ہو گئی تھی کہ وقت کا پتہ ہی نہ چلا جب اچانک اس نے گھڑی کی طرف دیکھا تو وہ پانچ بج رہی تھی۔۔ اس نے بے اختیار ماتھے پہ ہاتھ مارا۔۔

وہ پورا ایک گھنٹہ لیٹ ہو چکی تھی اور پورا آفس خالی ہو چکا تھا۔۔ وہ جلدی جلدی چیزیں سمیٹ کر باہر نکلی مگر دروازے پر آ کے ٹھٹھک کر رک گئی۔۔

باہر بہت تیز بارش ہو رہی تھی۔ اس نے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں مگر کوئی رکشہ بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔۔



وہ بھی مطمئن سی ہو کر انکے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔



السلام علیکم امی

آیت نے اندر داخل ہوتے ہی سلام کیا تھا۔۔



جی ابو آج کام زیادہ تھا اور پھر بارش کی وجہ سے رکشہ نہیں مل رہا تھا۔۔ پیدل ہی آرہی تھی کہ چچا فرید کا رکشہ مل گیا اور شکر ہے میں پہنچ گئی۔۔

وہ تفصیل بتا رہی تھی اور ساتھ اس نے حجاب اور عبایا اتار کے دوپٹہ لپیٹ لیا تھا۔۔

بھینگنے کی وجہ سے اسکی گلابی رنگت مزید دمک رہی تھی۔۔۔ کالے لمبے بال جوڑے کی شکل

میں تھے لیکن بھگینے کی وجہ سے آیت نے انہیں کھول دیا تھا۔۔

ایسی حالت میں وہ کسی پری سے کم نہیں لگ رہی تھی۔۔

وہ جب عنابی ہونٹوں سے بولتی تو دیکھنے والا دل تھام کے رہ جاتا۔۔

لعنت ہے مجھ جیسے باپ پر کے اپنی اولاد کا دکھ بھی نہیں بانٹ سکتا۔۔

بشیر شاہ کی آنکھیں جھپک گئی تھیں۔۔

وہ ہمیشہ آیت کو دیکھ کر، اسکی تکلیف دیکھ کر رونے لگتے تھے۔۔

کیا چائے تو آیت؟؟؟

آں۔۔۔۔۔ ہاں میں کہہ رہی تھی چائے تو آج دو بار پی لی آفس میں۔۔۔  
اس نے بڑی مشکل سے جھوٹ بولا حالانکہ بھیگنے کی وجہ سے اسے ٹھنڈ لگ رہی تھی اور  
چائے پینے کا دل بھی کر رہا تھا۔۔۔

ابھی اس نے بات ختم کی تھی کہ موبائل بجا۔۔  
آیت نے دیکھا تو آئمہ کا نام جگمگا رہا تھا۔۔  
اس نے کال ریسیو کی سلام دعا کے بعد اسکی بات سنی اور پھر بولی

آئمہ میں ابھی گھر آئی ہوں تم سے صبح اس بارے میں بات کرونگی۔۔  
یہ کہہ کر اس نے کال کاٹ دی۔۔

اسکی ذہانت اور خوبصورتی کم از کم اس قابل نہ تھی کہ وہ ایسی زندگی جیسے جیسی جی رہی ہے  
خیر اسی کا نام تو قسمت ہے۔۔۔



امی آپ فکر نہ کریں آج یکم ہے تو آج تنخواہ بھی مل جائے گی۔۔

وہ آتے ہوئے اپنی ماں کو تسلی دے کر آئی می تھی اور اب آفس میں بیٹھی یہی بات سوچ رہی تھی کہ آئی مہ کی پھر کال آنے لگی

السلام و علیکم -- کیسی ہو آئمہ؟؟





## کیسی ضد؟؟

وہ چاہتا ہے کہ کسی بھی فیصلے پر پہنچنے سے پہلے ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنا ہو گا اور اسکے لیے ہمیں ملنا پڑے گا۔۔

کیا؟؟؟

سمجھنے کیلئے اتنا عرصہ کافی نہیں تھا جتنا تم دونوں نے بات کرتے گزارا؟؟  
آیت کی تیوری چڑھ گئی تھی

نہیں وہ کہتا بات کرنے کے علاوہ بھی بہت سی چیزیں ہوتی ہیں جو سمجھنی ضروری ہیں جب تک آمنے سامنے بیٹھ کر بات نہیں ہوتی تب تک میں گھر والوں کو نہیں بھیج سکتا۔۔  
ابھی بھی اسکی آواز مدہم تھی

!! اوہ گاڈ

تمہیں یاد ہے آئمہ ایک بار میں نے تم سے یہی بات کی تھی کہ کسی انجان نمبر والے انجان بندے کے چکر میں مت پڑو وہ کبھی تمہارے ساتھ مخلص نہیں ہوگا۔۔  
مگر تم نے میری بات کو مذاق میں اڑا دیا تھا اور اب دیکھو۔

آیت نے کرسی کی بیک سے ٹیک لگائے آنکھیں موند لیں تھیں۔۔

نہیں یار وہ مجھ سے پیار کرتا ہے اور اب وہ ناراض ہے کہ میں اس پہ ٹرسٹ نہیں کرتی  
تبھی ملنے سے انکار کر رہی ہوں۔۔

اوہ پلیز، اپنی آنکھوں سے یہ پیار کی پٹی اتار پھینکو۔۔  
تبھی تمہیں سب صاف دکھائی دے گا۔ آئمہ اپنے لیے کسی ایسے ساتھی کا انتخاب کرو جو تم  
سے صرف اپنے نفس کی تسکین نہ چاہتا ہو بلکہ وہ تم سے زندگی میں سکون چاہتا ہو۔۔  
آیت پہلے غصے سے پھر پیار سے بولی

تو کیا سچ میں وہ مجھ سے پیار نہیں کرتا۔؟؟  
آئمہ کی باتوں سے دکھ صاف جھلک رہا تھا

میں یہ نہیں کہہ رہی مگر تم اس سے ملنے سے انکار کرو گی اور وہ تم سے شادی سے انکار  
کر دے گا تو اسکا کیا مطلب ہوا۔۔؟؟



میں تو ایسا کچھ کرنے سے پہلے مر جاؤں گی۔۔۔  
آیت کو یہ سوچ کر ہی جھر جھری آگئی تھی۔۔۔

لیکن ایسا ضروری نہیں نہ کہ جو سوچ ایک وقت میں آپ کے لیے ناقابلِ قبول ہو وہ ہمیشہ ہی ایسی رہے کبھی کبھی انسان دھوکہ کھا جاتا ہے اور دنیا کی رنگینیوں میں کھو کر اندھا ہو جاتا ہے۔۔









کتنا وقت ہے ابھی آیت کے آنے میں؟؟؟



مگر آج آیت پہلے کی طرح ہشاش نہیں تھی اور یہ اسکے امی ابو نے دیکھتے ہی محسوس کیا تھا۔۔۔۔۔



معمول کے مطابق سلام دعا کے بعد امی ابو کے گلے مل کے پیار لیا اور سامان رکھنے اندر چلی گئی۔۔ اس کے امی ابو اور ثانیہ (آیت کی چھوٹی بہن) بھی پریشان ہو چکے تھے۔۔ وہ عبایا اتار کر باہر آئی آج بھی موسم میں خنکی سی تھی، شام کا وقت ہو رہا تھا اور پریشانی کی وجہ سے اسے ذرا زیادہ ٹھنڈ محسوس ہو رہی تھی۔۔ اس لیے اپنی بڑی شال لے لی تھی اس نے۔۔

اسکی آنکھیں، چہرہ بہت اداس سا دکھ رہا تھا۔۔۔ ثانیہ نے اسے پانی کا گلاس دیا جسے اس نے خاموشی کے ساتھ پی لیا۔۔۔

ابو آپکی طبیعت ٹھیک ہے؟؟

پانی پینے کے بعد تھوڑا گلا صاف ہوا تو اس نے خود کو نارمل کرنے کی پہلی کوشش کی

ہاں ابو کی جان۔۔۔ میری طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔

تم کیوں پریشان ہو؟؟

انہوں نے نہایت فکر مندی سے پوچھا

ابو۔۔۔ وو۔۔۔ وہ۔۔۔

تنخواہ نہیں ملی آج۔۔۔ سر جلدی چلے گئے اور مجھے پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔

لیکن میں بات کرنے کی کوشش کر رہی ہوں جیسے بات ہوگی وہ گھر پہنچا دیں گے۔۔۔

اس نے پریشانی کی وجہ بتائی۔۔۔ پھر ان سے زیادہ وہ خود کو تسلی دے رہی تھی۔۔

سب گھر والے واقعتاً پریشان ہو چکے تھے۔۔ کیونکہ گھر میں ایک سودا بھی نہیں تھا۔۔

اچھا تم پریشان نہ ہو۔۔ اللہ تعالیٰ مدد کریں گے۔۔ وہ مسبب الاسباب ہے۔۔ کوئی نہ کوئی راستہ دکھائیں گے۔۔

شاہ صاحب نے سب کو تسلی دی اور نورین بیگم اٹھ کر وضو کرنے چلی گئیں۔۔

آیت نے نمبر ڈائل کر کے موبائل کان سے لگایا تو اس بار کال ریسپونڈ کر لی گئی اور وہ سائڈ پیہ ہو کر بات کرنے لگی۔۔

سوری سر آپکو ڈسٹرب کر رہی ہوں مجھے پیسے ضرورت تھے اگر آپ تنخواہ بھجوا سکتے ہیں تو۔۔ آپکو پتہ ہیں میرے حالات۔۔



وہ خود ہی سوچ کے اپنی سوچ کو جھٹلا رہی تھی

وہ اپنی عمر کا لحاظ کیے بنا بول رہا تھا جو ہمیشہ سے وہ سن رہی تھی۔ کیونکہ کئی بار کوشش کے باوجود کہیں اور کام نہ ملنے کی وجہ سے وہ مجبوراً وہیں کام کر رہی تھی۔۔

فوراً ہی اسکی گال ، ناک اور آنکھیں لال سرخ ہو گئی تھیں۔۔ اس نے خاموشی سے آنسو بہاتے ہوئے آسمان کی جانب دیکھا اور آنکھیں رگڑ ڈالیں۔۔۔



شام گزر رہی تھی۔۔ سب لوگ خاموشی سے گفتگو کر رہے تھے۔۔ گھر کا ماحول سوگوار سا تھا کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اب کریں تو کیا۔۔ صرف اللہ سے دعا کی جا سکتی تھی اور ایسا ہو سکتا ہے کہ اسے پکارا جائے اور وہ جواب نہ دے۔۔

آج ایک پرانی بات یاد آرہی ہے مجھے۔۔  
شاہ صاحب نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے اونچی آواز میں کہا تو سب انکی طرف متوجہ ہو گئے۔۔

ایک بار کسی سنسان علاقے میں کچھ مزدور کام کر رہے تھے اور انہیں کام کرتے کرتے رات کے گیارہ بج گئے۔۔





وہ سب ہنسی خوشی وہاں پہنچے تو انہوں نے بریانی ، قورمے اور حلوے کے پتیلے بھر بھر کر دیے۔۔

جانے کون لوگ تھے۔۔؟؟

کیوں آئے تھے۔۔؟؟

کہاں سے آئے تھے؟؟؟

کچھ پتہ نہیں بس ان کا رزق پہنچا گئے تھے۔۔ اور یہ حقیقت ہے۔۔

یہ بات بتاتے ہوئے انکی خود کی آنکھوں میں آنسو تھے اور باقی سب کی بھی۔۔

وہ مسکرائے تھے۔۔ آنکھیں صاف کی تھیں اور دروازہ بچنے کی آواز آئی۔۔

شایان بیٹا جاؤ دروازہ کھولو۔۔



ان سب نے بیک وقت بھگی پلکوں سے آسمان کی طرف دیکھا۔۔

وہ رازق ہے۔۔ اس نے رزق دینے کا "وعدہ" کیا ہے۔۔

پھر جب وہ وعدہ خلافی کو پسند نہیں کرتا تو خود وعدہ خلافی کیسے کر سکتا ہے؟؟

اس دن ان سب نے پہلے سے بھی زیادہ سیر ہو کر کھانا کھایا۔۔ اور شکرانے کے نوافل بھی ادا کیے۔۔



May i come in sir

آیت نے آفس کے دروازے سے جھانکتے پوچھا

Yes please please

آپکو اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے؟؟  
انہوں نے کرسی کی بیک سے ٹیک لگاتے ہوئے کمینی مسکان سے کہا

وہ چپ چاپ اندر آ گئی۔

Please sit

مسٹر اسد نے کرسی کی جانب اشارہ کر کے کہا تو وہ کرسی پر بیٹھ گئی۔۔

تھوڑی دیر بعد آیت نے خود ہی سلسلہ کلام جوڑا

جی میں نے بلایا۔ آپ خود تو آتی نہیں پھر ہم نے دیدار بھی تو کرنا ہوتا ہے۔۔۔  
باقی سیکٹریز تو باس کے روم سے نہیں نکلتیں۔۔ وہ انکی ہر۔۔۔۔۔۔

آیت نے برہمی سے انکی بات کاٹی  
میں ان لڑکیوں کے جیسی نہیں ہوں۔۔ اور میرے خیال سے اب تک آپکو یہ بات سمجھ  
جانی چاہیے تھی۔۔

اس نے آفندی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے نڈر لہجے میں کہا

یہی تو مسئلہ ہے کہ آپ سب سے الگ ہیں۔۔



وہ جاتے جاتے پلٹی

جو ہم ہر سال کسی اچھے ایسپلائی کے لیے رکھتے ہیں۔۔۔

ابھی تنخواہیں تقسیم کرنے کے بعد آپ چلی جائیں پھر شام کو آجائیں۔۔۔  
انہوں نے بڑی سنجیدگی سے تفصیل بتائی تاکہ وہ شک نہ کر سکے۔۔۔

اور وہ واقع شک نہ کر سکی بڑی توجہ سے اس نے اسد صاحب کے تاثرات پڑھنے کی  
کوشش کی مگر وہاں سنجیدگی کے سوا کچھ نہ تھا ---



وہ اوکے کہتی باہر نکل گئی اور پیچھے اس کے لبوں پر مسکراہٹ ریٹک گئی۔۔

اب آیا اونٹ پہاڑ کے نیچے۔۔۔۔



وہ دس بجے ہی آفس سے نکل آئی تھی اسکا دماغ خطرے کا الارم بجا رہا تھا مگر وہ اس پر توجہ نہیں دے رہی تھی۔۔

راستے میں بازار سے اس نے گھر کا سارا سامان لے لیا جس کی لسٹ اس نے اپنے پاس رکھی ہوئی تھی۔۔ اس سب میں اسے ایک گھنٹہ لگا ہوگا۔۔

جب گھر آئی تو سب حیران ہوئے کے اتنے جلدی کیوں آگئی۔۔ آیت نے پارٹی کا بتایا تو امی ابو کو بھی تشویش ہوئی کیوں کے رات کے فنکشن کی وہ عادی نہیں تھی۔۔

آیت نے یہ کہہ کر سب کو مطمئن کیا تھا بلکہ مطمئن کرنے کی کوشش کی تھی مگر اطمینان کسی کو بھی نئی ہوا تھا۔۔۔

کچھ تو تھا جو بہت غلط تھا۔ -

مگر آیت کو خود پر اور اپنے اللہ پر بھروسہ تھا وہ سمجھتی تھی ایسے کسی بھی معاملے کیلئے وہ اکیلی کافی ہے ---

فنکشن کیلئے اس نے کوئی خاص تیاری نہیں کی تھی کیوں کے عبایا میں ہی جانا تھا اور  
ویسے بھی گھر کے اخراجات کے بعد جو معمولی رقم بچتی تھی اس سے پورا مہینہ چلانا ہوتا  
تھا۔۔

مسٹر اسد نے جان بوجھ کر اسکی تنخواہ کم رکھی ہوئی تھی کیوں کے وہ ضرورت مند تھی کچھ بھی ہوتا وہ لوکری نہیں چھوڑ سکتی تھی اور وہ اپنی بیٹی کی عمر کی لڑکی کا غلط استمال چاہتا تھا --

لیکن وہاں کوئی تھا جو اسد آفندی کے ناپاک ارادوں سے واقف تھا اور کئی بار آیت کی چھپ کر مدد بھی کر چکا تھا مگر کون تھا وہ جس کے وجود سے سب ہی نہ واقف تھے --

شاید اسکی طرف سے بھیجا گیا مدد گار تھا -- وہ کہتے ہیں نہ جس کا کوئی نہیں ہوتا اسکا اسد ہوتا ہے --

اور جسکا اسد ہو پھر اسے کسی کی طلب نہیں رہتی ---



، ارے آیت کم از کم آج تو عبایا پہن کر نہ آتی یار  
خاص تمہارے لئے فنکشن رکھا گیا ہے جب اسٹیج پر جاؤ گی تو کتنا عجیب لگے گا۔۔  
اسکی ایک کولیگ نے اسے دیکھتے ہی کہا تھا۔۔  
مگر آیت نے صرف مسکرانے پر اکتفا کیا کیوں کے ایسے تبصرے وہ اکثر سنتی رہتی  
تھی۔۔

اسکا نقاب میں بھی چہرہ دمک رہا تھا یہ شاید اسکی پاکیزگی کی وجہ سے اس پر اتنا نکھار آتا  
تھا۔۔

آیت نے اسٹیج پر جانے سے پہلے تصویریں لینے سے منع کیا تھا اور اس ایک مددگار نے نا  
معلوم انداز میں اس بات کا دھیان بھی رکھا کے کسی کیمیرے میں اسکی تصویر نہ ہو مگر  
کچھ تھا جو اس سے بھی چھوٹ گیا تھا۔۔۔

آیت کو اس شہر کے سب سے بڑے بزنس مین نے اپنے ہاتھ سے ٹرافی دی تھی۔۔ سب نے خوب تالیاں بجا کر اسے داد پیش کی تھی۔۔ باہر سے صرف وہ اور چند کبیرہ مین ہی آئے تھے

ایک گھنٹے کے اندر تقریب ختم ہو گئی تھی۔۔ اسکے بعد کھانے کا انتظام کیا گیا تمام لیڈرز کی جگہ الگ بنائی گئی تھی۔ اس لیے مددگار وہاں نہ پہنچ سکا مگر شیطان پہنچ گیا تھا۔۔

آیت نے سب کے ساتھ مل کر کھانا کھایا ہنسی مذاق بھی چلتا رہا پھر وہ سب سے پہلے باس کا شکریہ ادا کرتی وہاں سے نکل گئی۔۔

اس نے شکر ادا کیا تھا کہ اسکا ڈر غلط ثابت ہوا اور سب کچھ اچھے سے ہو گیا مگر کاش کے ایسا ہی ہوا ہوتا۔۔



ہاں یہی چھوٹی چھوٹی خوشیاں تو ہوتی ہیں ہم غریبوں کے پاس تو انہیں کیوں جانے دیں

نورین بیگم نے کہا

اور ہم آپ کو نہیں بتائیں گے ، اچانک دیکھ کر وہ زیادہ خوش ہو گئی۔۔ کچھ پیسے میں نے بھی جمع کر کے رکھے ہوئے ہیں ان سے غبارے اور موم بتیاں لے لیں گے۔۔

کب سے خاموش بیٹھی ثانیہ نے کہا

اچھا ٹھیک ہے پھر کل فرید کے لڑکے کو پیسے دے کر سب کچھ منگوا لیں گے کل اسکے ڈیوٹی سے واپس آنے کے بعد کریں گے سب کچھ۔۔

سب اس کی خوشی کا سوچ کر بہت خوش ہو رہے تھے۔

وہ اور ثانیہ ایک ساتھ سوتے تھے کیوں کے کمرہ ایک تھا تو جگہ کم پڑتی تھی۔۔ وہ بھی لیٹ تو گئی مگر نیند نہیں آرہی تھی عجیب طرح سے اسکا دل گھبرا رہا تھا۔۔



وہ بار بار کروٹ بدل رہی تھی اتنی ٹھنڈ میں بھی اسے ٹھنڈ محسوس نہیں ہو رہی تھی۔۔ اچانک اسکا موبائل بجا

وائس لیپ کھولو۔۔

ایک میسج اسد آفندی کے نمبر سے تھا۔

اسکے ہاتھ کانپنے لگے تھے کہ اس وقت ایسا میسج کیوں؟

وائس لیپ کھولتے ہی اسکا دماغ جھک سے اڑ گیا تھا۔۔

اسکی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔۔ وہ بس موبائل کی سکرین کو گھورے جا رہی تھی۔۔

مسٹر اسد کی وائس لیپ سے آیت کی تصویریں بھیجی گئی تھیں اسٹیج والی بھی اور کھانا کھاتے ہوئے، ہنستے ہوئے صرف اسی کو فوکس کیا گیا تھا۔۔

وہ پریشانی کے عالم میں کسی روبوٹ کی طرح چلتی ہوئی کمرے سے باہر آگئی۔۔

یہ آپ کی پاک دامنی کا تحفہ میری طرف سے۔

اسی کی وجہ سے تم نے اسد آفندی کو انکار کیا تھا نہ تو اس پر انعام تو بنتا ہے۔۔

یہ اس نے میسج بھیجا تھا اسکی باتوں سے غرور ٹپک رہا تھا اور غرور کا سر تو ہمیشہ نیچا ہوتا ہے۔۔

آیت میں فلحال نہ رونے کی سکت تھی نہ کچھ کہنے کی وہ چپ چاپ اپنی تصویروں کو دیکھے جا رہی تھی۔

اور ہاں جانِ من ، کل تک کا وقت ہے تمہارے پاس اگر میری بات مان لو تو ٹھیک ہے ، خوش رہو گی ،

ورنہ تمہاری خوبصورتی کا چرچا پوری دنیا دیکھے گی اور تم پھر کہیں کی نہیں رہو گی۔۔



اس نے حاجت کے نفل ادا کیے اور دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے۔۔

اسکی آنکھوں سے سیلاب جاری تھا ابھی وہ کچھ بھی مانگ نہیں رہی تھی مگر وہ عظیم رب  
تو خاموشیاں بھی سن لیتا ہے اس نے بھگی پلکوں سے آسمان کی جانب دیکھا۔۔



یا اللہ!! آپ سے سوال کرنے کی میری جرأت نہیں، نہ میری اتنی طاقت ہے کہ میں  
آپ سے پوچھ سکوں کہ میرے ساتھ ایسا کیوں؟؟

Visit For More Novels : [www.urdunovelbank.com](http://www.urdunovelbank.com) Page 53  
E-mail [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com) WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)



اس کے لیے قیامت کی رات تھی تنہائی میں اس نے اس سے سلسلہ کلام جوڑا تھا اور وہ تو اپنے بندے کی پکار کا منتظر ہوتا ہے تو پھر اتنی تڑپ سے بلائے جانے پر وہ کیسے چپ رہتا،، کیسے مدد نہ کرتا۔۔۔



وہ صبح سے آفس میں بیٹھی اسد آفندی کا انتظار کر رہی تھی مگر وہ ابھی تک آیا ہی نہیں تھا۔۔ وہ بنا ناشتہ کیے آئی تھی اور کوئی بھی کام نہیں کیا تھا کیونکہ وہ کام کرنے آئی ہی نہیں تھی۔۔۔

وہ صرف اپنا ریریگنیشن لیٹر دینے آئی تھی اور ساتھ میں اسد آفندی کو پولیس کمپلین کی دھمکی دے کر تصویریں ڈیلیٹ کروانا چاہتی تھی۔۔

لیکن وہ یہ سوچ چکی تھی کہ کچھ بھی ہو جائے وہ اسکے ناپاک ارادے کامیاب نہیں ہونے دوں گی اور نہ اب یہاں جاب کروں گی۔۔۔

اندر ہی اندر ایک خوف بھی تھا کہ اب تک اس نے تصویریں کہیں کر نہ دی ہوں۔۔۔ پتہ نہیں پولیس سے ڈرے گا بھی یا نہیں۔۔۔  
کچھ ہی دیر میں اس نے صائی م اور مسٹر اسد کو اندر آتے اور اپنے کیبن کی طرف جاتے دیکھا۔۔۔

انکے چہرے پر سنجیدہ تاثرات تھے۔۔۔ آیت بھی اٹھ کر انکے پیچھے چلی گئی کیونکہ مزید انتظار نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ وہ دروازے پر آئی جو تھوڑا سا کھلا رہ گیا تھا جس کی وجہ سے اندر کی آواز باہر آ سکتی تھی اور وہ ایک بات سنتے ہیں وہیں رک گئی۔۔۔

یار اسد تم کیا کر رہے ہو؟؟  
مجھے تو کم از کم دکھا دو اس کی تصویریں۔۔۔  
صائم کے آواز آئی



کیسے دکھا دوں؟؟

کہاں اسے دکھا دوں؟؟ میں نے تو خود تصویر نہیں دیکھی تھی صرف اس لڑکی کو بھیجی تھی۔۔۔

آفندی نے غصے سے کہا

کیا مطلب؟؟

صائی م نے حیرت سے پوچھا

اس کا مطلب یہ کہ اس کی ساری تصویریں میرے موبائل سے ڈیلیٹ ہو چکی ہیں۔۔

کیسے؟؟

یہ میں نہیں جانتا اسی وجہ سے میں خود بہت پریشان ہوں۔۔

مسٹر آفندی نے بلاآخر بتایا

صائی م کی حیرت سے آنکھیں کھلی ہی تھیں آیت بھی حیران ہوئی تھی۔۔

کیا ایا؟؟؟

ایک طریقہ ملا تھا اتنے عرصے بعد اس کو پہانسنے کا تو نے وہ بھی گنوا دیا۔۔۔  
وہ کرسی پر تھکے ہوئے کھلاڑی کی طرح بیٹھ گیا تھا جس نے بازی بھی لگائی ی اور ہار  
گیا۔۔

کس نے کیا ہو گا یہ؟؟

شاید کسی نے ہمارے نشے میں ہونے کا فائدہ اٹھایا ہے۔۔ اسد آفندی پر سوچ انداز میں  
بولا

کون ہو سکتا ہے؟ کوئی جانتا تک نہیں تھا کہ ہم نے چھپ کر موبائل سے اس کی تصویر بنائی ہے صائی م بھی سوچتے ہوئے بولا

اس کا تو میں پتہ لگا لوں گا۔۔ ہے تو کوئی آفس کا یا پھر اس آیت کا کوئی یار ہوگا۔۔  
لیکن ہم آیت کو تو دھمکی لگا ہی سکتے ہیں اسے کیا معلوم کہ تصویریں نہیں ہیں ہمارے پاس۔۔

وہ تھوڑے توقف سے بولا تھا پھر دونوں نے زور دار قہقہہ لگایا۔۔

آیت نے بے اختیار آسمان کی طرف دیکھا اور شکرانے کی مسکراہٹ اس کے چہرے پر ابھر آئی کس طرح سے اسے اس وبال سے نکال لیا گیا تھا۔۔

وہ واپس آگئی اب صائم کے جانے کے بعد ہی اندر جانا تھا دور کھڑے مددگار نے آیت کے چہرے پر حیرت اور پھر اطمینان دیکھا اور اس نے بھی اس کا شکر ادا کیا کہ اس نے

موباٹل سے لی جانے والی آیت کی تصویریں دیکھ لی تھیں اور جب اس کا پیچھا کیا تو وہ مسٹر اسد کا موباٹل نکلا۔۔

وہ جانے کا کہہ کر وہیں چھپ گیا اسے پتہ تھا کہ وہ دونوں آج اپنی نامکمل جیت کا جشن منانے کے لیے شراب پئیں گے اور وہ اپنا کام کر سکتا تھا اور ایسا ہی ہوا۔۔

وہ دونوں جب شے میں دھت ہو کر سو گئے تو اس نے اندر جا کر اسی کے فنگر پرنٹ سے لاک کھولا اور آیت کی ساری تصاویر ڈیلیٹ کر دی اس میں موجود ہر ایک لیپ، ہر فولڈر چھان مارا کہ کہیں کوئی ایک تصویر بھی رہ نا جائے۔۔

آیت کو کیے جانے والے میسج بھی ڈیلیٹ کر دیے تھے اپنا کام کرتا وہ وہاں سے نکل گیا ہاتھوں پر دستانے چڑھا کر اس کا موباٹل چھوا تھا تاکہ اس کی انگلیوں کے نشان نہ لگیں۔۔

آفندی اس دفعہ بھی کچھ زیادہ اور کنفیڈنس ہو گیا تھا کہ اس نے وہ تصاویر نہ کسی دوسری ڈیوائس میں رکھیں اور نہ ہی لاک میں اور جب اس نے ڈیلیٹ ہوئی تصویریں دھونڈنا شروع کی تو اس کے چودہ طبق روشن ہو گئے وہ تصویریں کہیں نہیں تھی اسے دن میں تارے نظر آنے لگے آیت اس سے بنا مقابلہ کیے جیت گئی تھی اور یہ بات مسٹر اسد کو منہ کے بل گرانے کے لئے کافی تھی۔۔۔۔۔



آیت آج صبح کچھ پریشان سی تھی --  
بشیر صاحب نے کہا

ہاں میں نے پوچھا بھی لیکن کہتی کے کوئی بات نہیں ہے --  
شاید تھکی ہوئی ہوگی --  
نورین بیگم نے تسلی دی

هشتم شاید --

رات سوتے ہوئے مجھے گھٹن سی ہو رہی تھی جیسے میں کہیں پھنسا ہوا ہوں ---

شاہ صاحب نے کہا

آپ کے ساتھ بھی ایسا ہوا؟؟؟  
مجھے بھی ایسے بے چینی سی ہوتی رہی ---  
سجنا نماز کے بعد بہت دوعایا کی میں نے --  
اللہ سب کا حامی و ناصر ہو --  
امین

نورین بیگم نے بتا کر پھر دعا کی۔۔۔



آپ کی مجھ سے کیا دشمنی ہے؟؟  
آیت نے بے بسی سے پوچھا

کوئی بھی نہیں۔۔ دشمنی تو آپ نے خود پیدا کی ہے مجھے انکار کر کے۔۔ ورنہ میں تو دوستی چاہتا تھا۔۔

میرے ساتھ تعلق میں ہوتی تو بہت خوش رہتیں۔۔  
اسد صاحب نے نرمی خباثت اور کمینگی سے کہا

اپنی بکواس بند رکھیں اپنی بیٹیوں کو ان کاموں پر لگائیں میں تھوکتی بھی نہیں ہوں آپکی  
اس دولت پر۔۔  
آیت نے غصے سے چلا کر کہا



--llll

ابھی تھوڑا غصہ بچا کے رکھو کیونکہ جو آپ نے کنٹریکٹ سائن کیا تھا اس کے مطابق آپ مزید تین ماہ تک جاب نہیں چھوڑ سکتی اور اگر ایسا کیا تو آپکے خلاف قانونی کارروائی کی جا سکتی ہے اور اپنی ناکامی کا بدلہ لینے کو اتنا تو میں کر ہی سکتا ہوں۔۔۔

اس نے کہنے کے ساتھ ہی ایک اور قہقہہ لگایا تھا۔۔

آیت سے مزید اسکی بکواس برداشت نہ ہوئی تو وہ جانے کیلئے اٹھ گئی تھی

مس آیت بات آپ نے نہیں مانی تو آپ کی تصویریں-----

آیت نے برہمی سے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا بھاڑ میں جائیں تصویریں جہاں بھینچنی  
ہیں بھج دو۔۔

یہ سنتے ہی مسٹر اسد کا رنگ فق ہو گیا وہ سوچتا اسے کسی بات سے خوف کیوں نہیں آتا اور پھر اس نے تصدیق چاہی۔۔

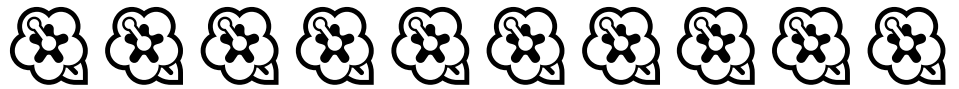
تمہارا کسی سے تعلق ہے؟؟  
تم کسی سے رابطے میں ہو؟؟  
آیت دروازے تک جا کر پلٹی کچھ دیر چپ رہی پھر جواب دیا

ہاں

”اللہ سے

یہ کہتے ہی وہ باہر نکل گئی اور اسد صاحب نے گلاس اٹھا کر پوری قوت سے فرش پر مارا وہ مزید مشتعل ہو گیا وہ ہر حال میں آیت کا یہ خود اعتمادی کا مان توڑ دینا چاہتا تھا اسے آج تک کسی لڑکی سے نہ سننے کو نہیں ملی تھی اور یہ لڑکی اسے انکار پہ انکار کیے جا رہی

تھی اب اس کے پاس تین ماہ کا وقت تھا اور اس کے نزدیک یہ بہت زیادہ تھا ایک پاکیزہ ، حجابی لڑکی کو برائی کے سامنے زیر کرنے کے لئے۔۔۔۔



ارے واہ آج بڑی چہل پہل ہے گھر میں کوئی آ رہا ہے کیا؟؟  
آیت نے گھر کو معمول سے زیادہ صاف ستھرا پایا اور سب کا موڈ بھی بہت اچھا تھا تو اس نے پوچھا وہ ابھی ابھی چیلنج کر کے باہر آئی تھی۔۔۔

ہاں جی آج مہمان ہیں ہمارے۔۔  
ثانیہ نے مسکراتے ہوئے کہا

اچھا؟؟؟

بڑی بات ہے مجھے بھی تو پتا چلے کے کس نے ہم غریبوں کے گھر کا رخ کیا؟؟

— — —

شام تک آیت کو بھی زبردستی نیا جوڑا پہنا کر ہلکا سا میک اپ کرایا گیا آج بہت دنوں بعد وہ بھی سب کے ساتھ کھلکھلا کر ہنس رہی تھی --

صبح والی بات تو وہ بھول بھال چکی تھی اور اب تک اپنی سالگرہ بھی اسے یاد نہیں آئی تھی۔۔۔

شاہ صاحب اور نورین بیگم بچوں کو خوش دیکھ کر بہت خوش ہو رہے تھے بار بار ان کی آنکھوں میں نمی آرہی تھی اور وہ جلدی سے صاف کر دیتے کہ آج کے دن نہیں ---

یہی وہ موقع ہے جب آیت محسوس کرتی ہے زندگی بہت حسین ہے اسے دولت کیلئے  
کیوں لٹا دیا جائے۔۔۔ جتنا اللہ نے دیا اسی میں راضی رہیں اور جو نہیں ہے اس کیلئے تگ  
و دو کریں مگر موجودہ نعمتوں کا شکر ادا کرنا نہ بھولیں۔۔۔

آیت کو باہر ابو نے باتوں میں لگائے رکھا اور ان تینوں نے مل کر کمرے کو اپنی بساط کے مطابق سجایا۔۔۔

آیت واش روم گئی تو وہ لوگ بشیر صاحب کو بھی اندر لے گئے اچانک باہر خاموشی ہوگئی تو وہ جلدی سے باہر آئی کمرے کی بتی بھی بند تھی وہ جلدی میں ہاتھ دھو کر اندر کی جانب بھاگی۔۔

آج وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی ہلکا گلابی رنگ اس پر بہت بچ رہا تھا ساتھ لمبے کالے بال کھلے تھے اور ہلکے سے میک اپ میں وہ بلا کی حسین لگ رہی تھی۔۔ جب مسکراتی تو سامنے والے کا دل ایک بار تو دھڑکنا بھول جاتا۔۔۔

ابھی اس نے پہلا قدم اندر رکھا ہی تھا کہ وہ اندھیرا فوراً سے روشنی میں تبدیل ہو گیا انہوں نے لائٹ جلا دی تھی اور ایک ساتھ سب کی آواز گونجی

Happy birthday to you

سب مسکرا کر اسے مبارک دے رہے تھے اور وہ خوش گوار حیرت سے منہ کھولے سب کچھ دیکھ رہی تھی --

آج کمرے کو دیکھ کر لگ ہی نہیں رہا تھا کہ یہ وہی چھوٹا سا کمرہ ہے --

بہت صاف ستھرا، غباروں سے سجا ہوا، سامنے پلاسٹک کی میز پر چھوٹا سا کپڑا بچھا کر لکیک رکھا ہوا تھا۔ آس پاس سرخ گلاب کی پتیاں بکھری ہوئی تھیں اور لکیک پر چھوٹی چھوٹی سی موم بتیاں جل کر جیسے انکی اندھیری زندگی میں روشنی کر رہی تھیں۔۔۔

آیت بھاگ کر سب کے گلے لگی، پیار کیا، آنکھیں بھی برسی مگر یہ خوشی کے آنسو تھے اسلئے انہیں بہا دیا گیا۔۔۔

پھر انہوں نے مل کر بہت مزہ کیا لکیک کاٹا، آیت کی پسند کا کھانا تھا جو سب نے رغبت سے کھایا --





کم از کم انتظار کرنے والے کو ایسا ہی لگتا ہے --- اس کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا ہر  
رات سونے سے پہلے دن گین کر سوتی تھی اور ہر صبح پھر سے گینتی تھی ایسا لگتا تھا وقت  
تمہم گیا ہے ---

ان تین ماہ میں اسد آفندی نے بہت کوشش کی اسے ٹریپ کرنے کی ، لالچ دینے کی۔۔ مگر اس نے حامی نہیں بھری۔۔

بھرتی بھی کیسے؟؟

وہ حامی بھر ہی نہیں سکتی تھی۔۔۔





روڈ پر ایک گاڑی آئی اور وہ لوگ آیت کو اس کے اندر ڈال کے گاڑی بھگالے گئے  
 --- وہ جگہ اتنی آبادی والی نہیں تھی اسی لئے کسی کی نظر بھی نہ پڑی ---



اس نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولیں مگر وہ کھل نہیں رہی تھیں۔۔ ایسا لگ رہا تھا  
 جیسے سر اور آنکھوں پر بہت وزن ہے ---

کچھ دیر کوشش کرتے رہنے کے بعد آنکھ کھل گئی مگر اندھیرے میں کچھ بھی نظر نہیں آ  
 رہا تھا ---

اس نے آنکھوں کو مسلتے ہوئے کوشش کی دیکھنے کی مگر بے سود۔۔۔

پھر اس نے اپنے جسم کو چھوا وہ ویسے ہی عبایا میں تھی۔۔ پرس بھی گلے میں لٹک رہا تھا  
 لیپ ٹاپ وہ واپس کر کے آرہی تھی پھر بچا موبائل ---

ہاں موبائل --- اس نے عبایا کے اوپر سے ہاتھ لگایا تو اسے محسوس ہوا کہ موبائل بھی اس کے پاس ہے ---

وہ ہمیشہ موبائل کو عبایا کے اندر قمیض پر پاکٹ سی بنا کر اس میں رکھتی تھی اور وہ بھی کسی چھوٹے کپڑے میں لپیٹ کر تا کے اگر کبھی کچھ ایسا ہو۔ بھی جائے تو تلاشی لینے والے کو لگے کہ یہ کپڑے ہی ہیں اور آج ایسا ہی ہوا تھا ---

اس نے جلدی سے موبائل نکال کر ٹارچ آن کی تو اس نے دیکھا کہ وہ نہایت ہی کسی گندے کمرے میں بند ہے جیسے کوئی سٹور روم ہو۔ ---

اسکے سر کے پچھلے حصے سے درد کی ٹیسیں اٹھ رہی تھیں اور چکر بھی آرہے تھے۔۔۔ ہر طرف ٹوٹا پھوٹا فرنیچر اور بڑے بڑے سے کارٹن پڑے تھے جو بالکل ونڈو کے سامنے لگائے گئے تھے۔۔۔ شاید اس طرف کا راستہ بند کرنے کیلیے۔۔۔

پھر اسے خیال ہوا کہ کیا وقت ہو گا موبائل پر دیکھا تو بارہ بج رہے تھے مطلب وہ دو گھنٹے تک بے ہوش رہی۔۔

گھر کال کرنے کا سوچا تو نیٹ ورک غائب۔۔۔  
بہت بار کوشش کی مگر کامیابی نہیں ہوئی۔۔۔ بلا آخر اس نے ایک میسج چھوڑ دیا

مجھے آنے میں دیر ہو جائے گی اس لیے پریشان۔ نہ ہونا۔۔۔ کہ کبھی تو نیٹ ورک آئے گا  
اور میسج چلا جائے گا۔۔۔

بہت دیر سوچنے کے بعد اس نے ونڈو والا راستہ صاف کرنے کا فیصلہ کیا۔۔

موبائل کو سائٹلینٹ کر کے دوبارہ اسی پوزیشن میں اپنی پرانی جگہ رکھا لائٹ بند۔ ہونے سے  
دوبارہ اندھیرا ہو گیا تھا مگر اب وہ ونڈو کے قریب تھی۔۔ اس نے کارٹن کو دھکیلنے کی

کوشش کی تو پتہ چلا کہ وہ کتنے بھاری ہیں۔۔۔ وہ کم از کم آیت سے تو ہلنے والے نہیں تھے۔۔۔

اگر ہلکے رکھنے ہوتے تو وہ لوگ یہاں رکھتے ہی کیوں؟؟  
پھر اس نے رُک کر سوچا کہ ہر چیز صحیح سلامت ہے نہ پرس لیا گیا، نہ موبائل تو مطلب اس وجہ سے تو کسی نے اغوا نہیں کیا۔۔۔  
پھر کس لیے؟؟

کہیں مسٹر اسد نے تو نہیں۔۔۔؟؟  
اس سے آگے وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی اور نہ سوچنا چاہتی تھی۔۔۔  
پریشانی سے متلی ہونے لگ گئی تھی۔۔۔

یا اللہ مجھے بچا لے۔۔۔ میری عزت کو محفوظ رکھنا۔۔۔







آ--- آپ کو کچھ اندازہ ہے کے کہاں ہیں ---؟؟  
 نہیں مطلب لو --- لوکیشن بتا سکتی ہیں؟؟  
 اسے ہڑبڑاہٹ میں سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا پوچھے

یہاں صرف اندھیرا ہے کچھ نظر نہیں آ رہا۔۔  
کوئی سٹور روم لگتا ہے جگہ کا مجھے نہیں پتہ۔۔  
وہ آنسو صاف کرتے ہوئے بول رہی تھی

اچھا۔۔۔ اچھا آپ پریشان نہ ہوں اپنے موبائل کی لوکیشن آن کریں۔۔۔  
میں خود ہی ڈھونڈ لوں گا۔۔۔  
اور کال بند ہو گئی۔۔



کچھ دیر سوچنے پر اسے ایک ترکیب سوچی وہ خود کو نارمل کرنے کے بعد اٹھی اور دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر ٹانگوں کی مدد سے انہیں دھکیلنے لگی۔۔۔

اسکا زور بہت لگ رہا تھا مگر اس بار فائدہ ہو رہا تھا۔۔۔ کارٹن اپنی جگہ سے ہلنے لگے  
تھے۔۔۔ اس کے پورے جسم سے پسینہ نکل رہا تھا۔۔۔ مگر اس نے زور لگانا نہیں چھوڑا اور  
پھر ایک کارٹن لڑھکنے لگا اور پھر دھڑام سے نیچے جا گرا۔۔۔

وہ جیسے ہی ونڈو کے سامنے سے ہٹا تو سورج کی کرنیں اندر آنے لگیں یکدم روشنی پڑنے سے اسکی آنکھیں چندھیا گئیں۔۔۔ پھر اس نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں اور ونڈو سے پار دیکھا تو اسے حالات کی سنگینی کا احساس ہوا۔۔۔

ہر طرف درخت نظر آرہے تھے --- جسکا مطلب تھا وہ کوئی گھنا ، ویران جنگل ہے  
--- آیت نے یہ جگہ پہلے نہیں دیکھی تھی اب اسے صحیح معنوں میں ڈر لگ رہا تھا۔۔۔ وہ  
سمجھ چکی تھی کہ بری طرح پھنس چکی ہے۔۔۔

اس لیے اس نے پہلے سے زیادہ کوشش کی اور ایک اور کارٹن گرانے میں کامیاب  
ہوئی۔۔۔

کارٹن کافی بڑے تھے اور اب اتنی جگہ بن چکی تھی کہ وہ ونڈو سے باہر نکل سکے۔۔۔ مگر  
نکلے کیسے۔۔۔؟؟

ونڈو تو کافی اونچی تھی اور اسے کودنا پڑتا۔۔۔  
ڈر لگ رہا تھا مگر وہاں پرواہ کسے تھی۔۔۔

وہ نیچے پڑے کارٹن پر پاؤں رکھ کر ونڈو میں بیٹھ گئی۔

کالا عبایا مٹی کی وجہ سے سفید لگ رہا تھا پورا حجاب پسینے سے گیلا تھا آنکھوں میں آنسو اور لالی تھی۔۔ دماغ میں گھر والوں کی ، اپنی آزادی کی ٹینشن تھی اس لیے اب چھلانگ لگانے کے سوا کوئی راستہ نہیں تھا۔۔۔

اس کا نام لیکر چھلانگ لگائی۔۔ اور زمین پہ جاگری۔۔ نیچے گرتے ہی پاؤں میں موج آ گئی اور اتنی شدید کہ اسکی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔

یا اللہ اتنا امتحان کیوں؟؟

اس نے آسمان کی جانب دیکھا ہی تھا کہ اسے آہٹ محسوس ہوئی۔۔۔  
تیز چلتے پھر بھاگتے ہوئے قدم اسی جانب آرہے تھے۔۔ وہ پاؤں میں درد کی وجہ سے اٹھ نہیں پا رہی تھی۔۔ ایک بار اٹھی تو پاؤں نے وزن برداشت نہیں کیا اور وہ دوبارہ گر گئی۔۔۔

پھر وہ پاؤں کو گھسیٹ کر آگے بڑھی اور گھنے پودوں کے پیچھے چھپ گئی۔

وہ ایک حویلی تھی اور اسکی پچھلی سائیڈ پر لان سا بنا ہوا تھا جہاں اب اس نے پناہ لی ہوئی تھی ---

قدموں کی آواز قریب آتی گئی اور پھر اچانک رُک گئی --

اس نے جھانک کر دیکھا تو دو ہٹے کٹے آدمی یونیفارم میں بندوقیں اٹھائے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے وہ فوراً سے پیچھے ہو گئی۔ ----



آیت نے آج تو جلدی آنا تھا نہ؟؟

استعفیٰ جو دے رہی ہے --

شاہ صاحب نے نورین بیگم سے پوچھا

ہاں کہا تو تھا اس نے۔۔۔ شاید کوئی سواری نہیں ملی ہوگی۔۔۔  
نورین بیگم نے بھی پریشانی سے جواب دیا

تو کال کر کے پتہ کر لیں تسلی تو ہو جائے گی۔۔۔  
بشیر شاہ نے مشورہ دیا

کئی بار کال کر چکی ہوں۔۔۔ نمبر نہیں مل رہا۔۔۔

اچھا کوئی ہو گا مسئلہ۔۔۔ آ جائے گی۔۔۔ سمجھدار بچی ہے میری۔۔۔  
وہ ان سے زیادہ شاید خود کو تسلی دے رہے تھے۔۔۔

پتہ نہیں میرا۔ دل بہت گھبرا رہا ہے۔۔۔ اللہ خیر کرے۔۔۔  
انکی آواز بھرا گئی تھی۔۔۔



اللہ ہماری بچی کی حفاظت کریں گے۔۔ اور جو چیز اسکی حفاظت میں دے دی جائے پھر اسکی فکر نہیں کرتے۔۔ اللہ بہترین محافظ ہے۔۔۔

شاہ صاحب۔ نے کہا تو نورین بیگم نے آنسو صاف کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔



یہاں کوئی نہیں ہے ، چلو۔۔

ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا

تو آیت نے شکر کا سانس لیا مگر وہ دوسرا ابھی تک گہری نظروں سے ارد گرد دیکھ رہا تھا۔۔۔

آیت کو لگا وہ دوبارہ پکڑی جائے گی اسکی یہ کوشش ناکام ہو جائے گی۔۔ تبھی اسے ایک چھوٹا سا پتھر نظر آیا اس نے دھیرے سے اسے اٹھا کر اپنی مخالف سمت میں زور سے پھینکا۔۔

آیت کی طرف انکے بڑھتے قدم رکے اور وہ اسی طرف بھاگے۔۔۔ وہ فوراً سے کھڑی ہوئی اور خارجی دروازہ ڈھونڈنے لگی۔۔۔

لان کے دائیں طرف اسے دروازہ نظر آیا جسکے دروازے پر ایک چوکیدار آنکھیں بند کیے کرسی سے ٹپک لگائے بیٹھا تھا۔۔۔

دروازہ بھی بند نہیں تھا وہ تیزی سے قدم جما جما کر رکھتی آگے بڑھی تاکہ آواز پیدا نہ ہو۔۔  
وہ دروازے تک پہنچنے ہی والی تھی جب اسکی سانس اٹکی

وہ بھاگ رہی ہے۔۔۔ پکڑو اسے۔۔۔

دور سے کسی آدمی کی آواز آئی اور چوکیدار نے اسکی کلائی سے پکڑ لیا جسکا مطلب تھا وہ سو نہیں رہا تھا صرف آنکھیں بند تھیں۔۔۔

تب تک وہ دونوں بھی وہاں آپہنچے اور اسے گھسیٹ کر دوبارہ اندر لے جانے لگے۔۔۔

،، مجھے چھوڑ دو پلیز

مجھے جانے دو۔۔۔ میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں۔۔۔

وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی اور اپنا ہاتھ آزاد کرانے کی کوشش بھی کر رہی تھی۔۔۔

،، چپ کرو بی بی

ورنہ ہمارے پاس اور بہت طریقے ہیں۔۔۔

ایک آدمی نے اسکے بازو کو زور سے جھٹکا دے کر کہا

وہ خاموشی سے آنسو بہاتی اور دل میں اللہ سے مدد مانگ رہی تھی۔۔۔

اب کی بار ان لوگوں نے اسے ایک دوسرے کمرے میں بند کیا جو دوسری منزل پر

تھا۔۔۔

انہوں نے اسے پھینکنے کے سے انداز میں دھکا دیا تو وہ دور جاگری۔۔۔ اس کے گھٹنے ، ہاتھ سارے چھل چکے تھے۔۔

وہ دروازہ بند کر کے چلے گئے اور وہ گھٹنوں میں سر دے کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔



سر اس لڑکی نے بھاگنے کی کوشش کی ہے۔۔

وہاں دروازے سے پکڑا ہے۔۔

وہ دونوں مسٹر اسد کے دونوں طرف تیزی سے چلے آ رہے تھے جب ایک نے اسے آگاہ کیا تو اس کے قدم تھمے۔۔

کیا ایا؟؟

تم لوگ سو رہے تھے؟؟



اس بات پہ وہ خباثت سے مسکراتا، داڑھی کھجاتا آگے بڑھا۔۔۔



سرا ب کس طرف مڑتا ہے۔؟؟

ڈرائیور نے سنسان راستہ دیکھتے ہوئے اس سے پوچھا تھا۔۔

یاد رہتا نہیں یہ لوکیشن کہاں لے جا رہی ہے --؟؟  
یہ جگہ تو پہلے کبھی نہیں دیکھی ---  
اس نے موبائل میں کھلے میپ پر سر جھکائے ہوئے کہا

ماشاء الله ---

فرصت سے بنایا تھا ---

اس وقت اس کے تاثرات بہت پریشان کن تھے۔۔۔

کیسے مزاج ہیں آپ کے ؟ ؟





— — —

وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا تھا۔۔۔



وہ ان آدمیوں کو باہر کھڑا کر آیا تھا۔۔۔

وہ نیچے گھٹنوں میں سر دیے بیٹھی تھی جب اسکی آواز پر سر اٹھایا۔۔



کیا ہوا؟ آپ خاموش کیوں ہیں؟؟

ارے ارے آپ تو رو رہی ہیں۔۔۔

وہ اسکے سامنے گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھا تھا اور اپنے ہاتھ سے اسکے آنسو صاف کرنے کیلئے ہاتھ آگے بڑھایا جسے اس نے برہمی سے جھٹک دیا

ہاتھ لگانے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔۔ ورنہ توڑ کے رکھ دوں گی۔۔۔  
آیت کی آنکھوں سے ، لہجے سے آگ برس رہی تھی۔۔۔

بابا بابا۔۔۔

تمہارا نخرہ تو ابھی بھی برقرار ہے۔۔۔

اگر میں چاہوں نا تو ابھی تمہاری یہ ہمت ، جرأت اور خود اعتمادی کو چکنا چور کر دوں۔۔۔  
اسد آفندی کو کبھی انکار سننے کی عادت نہیں ہے۔۔۔

اس نے قہقہہ لگایا اور پھر یک دم کھڑے ہو کر آیت کا منہ دبوچ کر دھمکی دی۔۔۔ اور  
پھر ایک جھٹکے سے چھوڑا کے وہ نیچے جا گری۔۔۔

تھو ہے اسد آفندی کی سوچ پر، مردانگی پر اور تزئین پر۔۔۔ جو ایسی چیزوں پر خرچ کر  
رہے ہو۔۔۔

ارے توڑ کر تو میں نے رکھ دیا ہے تمہیں۔۔۔۔  
صرف ایک انکار کر کے تمہیں تمہاری اوقات یاد دلا دی ہے۔۔۔ اور اتنے ٹاپر کی تمہیں  
سزا نہ دلوائی تو میرا نام بھی آیت شاہ نہیں۔۔۔۔

کر ہی کیا سکتے ہو تم کہو کہلی دہمکیوں کے علاوہ۔۔۔  
میرے ماں باپ کی دعاؤں کا مضبوط حصار ہے میرے گرد۔۔۔ جسے تم چاہ کر بھی نہیں  
توڑ سکتے۔۔۔



نہیں ابھی تو کوئی رابطہ -----

امی آیت آپي کا ميٲج آيا هے ---

کیا لکھا ہے؟؟

امی ابو دونوں نے ایک ساتھ پوچھا تھا ---

وہ کہہ رہی ہے کہ آج وہ آفس کا کام کر رہی ہیں یہاں نیٹ ورک بھی کام نہیں کر رہا۔۔۔ انھیں آنے میں دیر ہو جائے گی تو پریشان نہ ہوں۔۔۔

اور یہ میسج بھی انہوں نے 12 بجے کا بھیجا ہوا ہے جو اب مل رہا ہے ---

ثانیہ نے بتایا تو انھیں کچھ تسلی ہوئی ---

یا اللہ! ہماری بچی کی حفاظت کرنا۔۔۔

دونوں نے آنکھوں میں نمی لئے ہاتھ اٹھا کر دعا کی ---

اور وہ جب بھی اس تڑپ سے مانگتے تھے انکی دعا قبول ہوتی تھی ---

”وہی تو ہے جو دعاؤں کے سننے اور قبول کرنے والا ہے۔۔۔“



سر کچھ معلوم ہوا؟؟

وہ جنگل میں چلتے ہوئے اسے ڈھونڈ رہا تھا اور فون پر بات کر رہا تھا۔۔۔

سر مجھے وہ آفس ٹائم میں ہی واپس چاہیے۔۔۔ اسکی عزت پر کوئی حرف نہیں آنا چاہیے

۔۔۔ اسکے گھر والے برداشت نہیں کر پائیں گے۔۔۔

وہ فون پر مسلسل آئی جی کو تاکید کر رہا تھا۔۔۔ اور پھر کال بند ہو گئی۔۔۔ پتہ نہیں وہ

تب سے اب تک کتنی کالز کر چکا تھا۔۔۔

اسکی پریشانی میں مزید اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔۔۔ آج کیوں وہ کچھ کر نہیں پا رہا تھا۔۔۔



سر گاڑی میں ہی چلتے ہیں۔۔۔ ایسے آپ تھک جائیں گے۔۔۔  
وہ ایک گھنٹے سے پیدل چل رہے تھے تب ڈرائیور نے کہا

ہمممم؟؟؟

نہیں ٹھیک ہے ایسے۔۔۔

میں نہیں تھکتا۔۔۔

وہ پرسوچ انداز میں بس ادھر ادھر دیکھتے ہوئے چلتا جا رہا تھا۔۔۔



اس نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا تو وہ ٹیس کی طرف کھلتی تھی اور کوئی بھی آس پاس  
نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے پوری حویلی میں وہ اکیلی ہے۔۔۔



اسکی کہاں کوئی ایسی پریکٹس تھی۔۔۔ وہ اپنے ہاتھ پاؤں قابو نہ رکھ سکی اور پھسلتی چلی گئی۔۔۔

خوف سے اسکی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔۔۔ مگر اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں تھا۔۔۔

موت آ جائے بہتر تھا مگر عزت نہ جائے۔۔۔۔

وہ دھڑام سے نیچے گرمی پاؤں میں اور زیادہ درد ہونے لگا۔۔۔

اب گھٹنے پر چوٹ آ گئی تھی۔۔۔ ہاتھ کی ہتھیلیوں میں سے خون رِس رہا تھا مگر اس نے کسی چیز کی پرواہ نہ کی۔۔

اس سے اٹھا بھی نہیں جا رہا تھا اور نہ سمجھ آ رہی تھی کہ کس طرف جانا ہے۔۔ مگر وہ کوشش کر کے اٹھی اور چاروں طرف میں سے ایک سائیڈ کا انتخاب کر کے وہ چلنے لگی۔۔۔

ہر طرف جنگل تھا۔۔۔ سنسان راستے جیسے وہاں کوئی بستا ہی نہ ہو۔۔۔  
اسے لگا جیسے کسی نے اسکا ہاتھ تھام رکھا ہے اسے راستہ دکھانے کیلئے۔۔۔ ایک عجیب سی  
روشنی اسکے رستے پر پڑ رہی تھی جو صرف اسے دکھائی دے رہی تھی۔۔۔

اور وہ اسکے پیچھے چلتی جا رہی تھی۔۔۔ وہ لنگڑا کر چل رہی تھی۔۔۔ کمر میں بھی درد ہو رہا تھا  
اور خوف اسکی رگ رگ میں بس گیا تھا۔۔۔  
آنسو تو تب سے تھمے ہی نہ تھے۔۔۔

اچانک اسے کسی گاڑی کی آواز سنائی دی۔۔۔ وہ مسٹر اسد کی گاڑی سمجھ کر فوراً درخت  
کے پیچھے چھپ گئی۔۔۔ اور جھانک کر دیکھا تو پولیس کی گاڑی تھی۔۔۔

آیت بھاگ کر گاڑی کے سامنے آئی اور ہاتھ کے اشارے سے گاڑی روکنے لگی۔۔۔

آفیسر گاڑی روک کر باہر نکلا تھا۔۔۔

سر، سر سر پلیز مجھے بچا لیں۔۔۔

میری مدد کریں۔۔۔

وہ ہاتھ جوڑ کر ہانپتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔

کیا ہوا ہے بی بی؟؟

پولیس آفیسر نے کرخنگی سے پوچھا

مم۔۔۔۔۔ مجھ۔۔۔۔۔ مجھے اس نے اغوا کر لیا تھا۔۔۔

پلیز مم۔۔۔۔۔ مجھ۔۔۔۔۔

پولیس آفیسر نے اسکی بات کاٹ دی

اغوا کر لیا تھا پھر خود ہی چھوڑ دیا۔۔۔

او جاؤ بی بی کسی اور کو یا گل بنانا۔۔۔ پولیس کو نہیں۔۔۔

بیٹھو گاڑی میں اور چلو تھانے۔۔۔

اس نے سختی سے کہا تو اسکی ہمت جو انھیں دیکھ کر بندھی تھی وہ ختم ہو گئی۔۔۔

اس نے سوچا کہ ان سے بھی بھاگ جاؤں۔۔۔۔

تنبھی گاڑی میں کسی کا موبائل بجھا۔۔۔

اس نے کال سن کے آفیسر کو اپنی طرف بلایا تو اس نے آہستہ آہستہ قدم پیچھے کی طرف لیے ---

میں اُسکے پاس جا رہا ہوں۔۔۔

اپنے اللہ کا شکر ادا کر رہی تھی آج اسکی پھر سن لی گئی تھی۔۔۔ وہ سیدھے رستے پہ چل رہی تھی تو کیسے نہ مدد ہوتی۔۔۔ اللہ خود اسکا حامی و ناصر تھا تو اسے کون نقصان پہنچا سکتا تھا۔۔۔۔



آج وہ دن تھا جب اس کے قدم لڑکھڑائے تھے۔۔۔ وہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو رہی تھی۔۔۔ اس کی حالت کو دیکھ کر جو گھر والوں کی حالت ہوئی تھی وہ اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

اسے لگ رہا تھا کہ یہ ساری تکلیفیں گھر والوں پر میری وجہ سے آرہی ہیں۔۔۔  
میری پارسائی میری دشمن بن رہی ہے۔۔۔ اس کے بدلے مجھے کیا مل رہا ہے طعنے  
تنگدستی ، امتحان۔۔۔



وہ کچھ عرصہ تک نارمل نہیں ہو پائی تھی۔۔۔ خوف اسکے دل سے نکل نہیں رہا تھا۔۔۔  
اس حادثے کے بعد اس نے ایک بنک میں نوکری شروع کی۔۔۔ وہ پیاری تھی شاید اس  
لیے لوگ اسکی طرف متوجہ ہوتے تھے۔۔۔

یا یہ اسکیلیے آزمائش تھی جس میں سے وہ کامیاب ہو رہی تھی مگر اب ڈمگانے لگی  
تھی۔۔۔

وہاں پر ایک سیکرٹری کا مینیجر کے ساتھ تعلق تھا معمولی شکل اور معمولی تجربے کے  
باوجود وہ آیت سے اونچے درجے پر بیٹھی تھی۔۔۔

اور یہی ساری چیزیں دیکھ دیکھ کر وہ اپنا ایمان کمزور کر رہی تھی۔۔۔ وہ اتنی کمزور نہیں تھی  
لیکن لوگوں نے اسے ایسا کر دیا تھا۔۔۔

مزید وہ کوئی حادثہ برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ اب اس میں اتنی ہمت نہیں تھی۔۔۔ بلکہ وہ خود اپنی ہمت کو اپنے خوف کے نیچے دبا رہی تھی۔۔۔

وہ خوش رہنا چاہتی تھی۔۔۔ بہت مشکلوں سے پڑھائی مکمل کی تھی۔۔۔ پھر مستقل جاب نہیں مل رہی تھی، ابو بھی مستقل چارپائی پر آگئے تھے۔۔۔ اور پھر وہ خوفناک دن وہ سب کچھ اسے کمزور کر رہا تھا۔۔۔

اور تب ہی جب اسے بنک کے مالک نے پروپوز کیا تو اس نے پہلی بار کسی کی ایسی بات پر تمپڑ نہیں مارا شاید اسکے دل میں لالچ آگیا تھا یا وہ واقع ڈر گئی تھی۔۔۔

اور پھر کچھ دن سوچنے کے بعد اس نے اسے ہاں بول دیا تھا۔۔۔ یہی وہ لمحہ تھا جب اس نے اپنی زندگی کی پہلی سنگین غلطی کی تھی اور اس پر سے مددگار کا سایہ ہٹا لیا گیا تھا۔۔۔

اسے دور بھیج دیا گیا تھا اب وہ اکیلی تھی کیونکہ اس نے دنیا والوں کے پیچھے لگ کے اس کا راستہ چھوڑ دیا تھا۔۔۔

اب اس کا کام بنک میں نہ ہونے کے برابر تھا اور تنخواہ سب سے زیادہ تھی۔۔۔ اب وہ مغرور ہونے لگی تھی۔۔۔ گھر کی فکر ختم ہو رہی تھی اپنے اوپر زیادہ توجہ دینے لگی تھی

-----

وہ بھٹک گئی تھی۔۔۔



بیٹا آج تو بہت دیر کر دی آنے میں۔۔  
نورین بیگم نے رات کے دس بجے گھر آتی آیت سے پوچھا





رات دیر تک وہ جاگتی رہی ، موبائل پر بات کرتی رہی دونوں امی ، ابو بھی سو نہ پائے کہ جانے ہماری آیت کو کیا ہوا ہے۔۔۔

وہ سمجھ رہی تھی کہ میری زندگی اب شروع ہوئی ہے میرے خواب پورے ہو رہے ہیں کوئی ہے جو مجھ سے سچا پیار کرتا ہے مگر وہ یہ نہ سمجھ پا رہی تھی کہ عشق مجازی کے پیچھے لگ کے وہ عشق حقیقی کھو رہی ہے۔۔۔

اسکا خالق اس سے ناراض ہو رہا ہے اور وہ اس چیز کو نظر انداز کر کے سائیے کے پیچھے بھاگ رہی تھی جہاں سے اسے رنج اور رسوائی کے سوا کچھ حاصل ہونے والا نہیں تھا

-----



معمول کے مطابق اس کی آنکھ تہجد کے وقت کھلی مگر وہ کچھ دیر پہلے ہی تو سوئی تھی تھوڑی دیر اور سو کے پھر اٹھتی ہوں یہی سوچ کر وہ کروٹ بدل کر لیٹ گئی۔۔۔۔

## آیت

آیت بیٹا اٹھ جاؤ نماز کا وقت ہے -- تمہاری نماز رہ گئی تو پورا دن روتی رہتی ہو --  
شاہ صاحب اسے جگانے کی ناکام کوشش کر رہے تھے --

وہ سنتی رہی مگر نہ جواب دیا اور نہ ہی اٹھی یہ پہلی دفعہ ہوا تھا جب اس نے جانتے بوجھتے نماز چھوڑ دی تھی۔۔ کیونکہ خالق جب ناراض ہوتا ہے تو سجدے کی توفیق چھین لیتا ہے اس سے بھی چھین لی گئی تھی۔۔۔ شاہ صاحب کی تشویش میں اور اضافہ ہو رہا تھا

وہ بہت پریشان ہو گئے تھے وہ پہلے کی طرح ان کے پاس نہیں آ بیٹھی تھی جیسے ہمیشہ  
،، ہر نماز کے بعد بیٹھتی تھی

ان کو وضو کراتی تھی --

امی کے ساتھ ناشتہ بناتی تھی کچھ بھی ویسا نہیں تھا۔۔۔ وہ اس وقت اٹھی جب بینک جانے کا وقت ہوا رسمی سلام دعا کی اور امی کو کچھ رقم دے دی کہ گھر کا حساب چالیں۔۔۔

ابو کی دوائی تو سے یاد ہی نہیں تھی۔۔۔

یہ پیسے کہاں سے آئے؟؟؟

تنخواہ تو تم نے پہلے ہی دے دی تھی۔۔۔  
نورین بیگم نے پوچھا

تنخواہ اتنی ہی تو نہیں تھی کچھ پیسے میں نے اپنے پاس رکھے ہوئے تھے۔۔۔  
اس نے تیار ہوتے ہوئے لاپرواہی سے کہا



پہلے تو اتنی تنخواہ نہیں ملتی تھی اب کیوں زیادہ ہے؟؟  
انہوں نے سنجیدگی سے پوچھا

امی آپ کو پیسے نہیں چاہیے تو واپس دے دیں --  
اتنے سوال جواب کیوں کر رہی ہیں؟؟  
اس نے بھڑکتے ہوئے قدرے اونچی آواز میں کہا

میں ماں ہوں تمہاری آیت اور اتنا تو حق رکھتی ہوں نہ میں ---  
انہوں نے پیار سے کہا

ہاں لیکن کہیں سوال کرنے کی ضرورت بھی تو ہو۔۔۔ اچھا ٹھیک ہے اللہ حافظ۔۔۔ خیال  
رکھیے گا۔۔۔  
اور ہو سکتا ہے دیر ہو جائے۔۔۔

وہ یہ کہتی آندھی طوفان کی طرح باہر نکل گئی تھی اسے حافظ ابو۔۔  
وہ باہر لیٹے تھے اور وہ دور سے خدا حافظ بولتی چلی گئی۔۔۔۔۔



سر آپ کو اب باہر نہیں جانا چاہیے تھا۔۔ ہمارا کیس کمزور ہو جائے گا۔۔۔  
اس کا سیکرٹری اس کے باہر جانے پر مطمئن نہیں تھا

وہ اپنے خوبصورت آفس میں ریوالونگ چئی پر کسی نواب کی طرح براجمان تھا۔۔  
اور سیکرٹری اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھا تھا اس کا ایک آفس روم مسٹر اسد کی  
پوری آفس بلڈنگ سے لاکھ درجے بہتر تھا۔۔

مگر اس کے نقوش تنے ہوئے تھے جیسے وہ بہت پریشانی کی صورت حال میں بیٹھا ہو۔۔  
وہ دو چیزوں میں فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ جائے یا نہ جائے۔۔

کیس تو میں کسی صورت کمزور نہیں ہونے دوں گا اور جانا بہت ضروری ہے وہاں بھائی کو میری ضرورت ہے اور وہ بھی اچانک۔۔

ورنہ ایک دن پہلے تک تو میرا کوئی ارادہ نہیں تھا ایسا لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خود مجھے وہاں کسی مقصد سے بھیج رہے ہیں لیکن آیت سے ضروری تو میرے لئے کبھی کچھ نہیں رہا

وہ کافی پریشان لگ رہا تھا

،، واقعہ سر

اس کی خاطر تو آپ نے اپنا خود کا بزنس پس پشت ڈال دیا تھا اور وہاں آفندی کے آفس میں معمولی جاب شروع کر دی تھی۔۔

سر مجھے سمجھ نہیں آتا اپنی شناخت سے بھی کچھ اہم ہو سکتا ہے؟؟  
آپ نے اس کی خاطر وہ بھی چھپائی۔۔





اور پھر اس نے جھٹکے سے اس کا کالر چھوڑا تھا۔۔

ج۔۔۔۔۔ حج۔۔۔۔۔ جی سر وہ اپنا کالر درست کرتے ہوئے ہکلا کر بول رہا تھا۔۔۔۔۔ پھر  
اچانک اسے کچھ یاد آیا تو ایک جاندار مسکراہٹ اس کے لبوں کو چھو گئی۔۔۔

سر آپ نے ایک آدمی کی ذمے کام لگایا تھا نہ۔۔۔  
وہ بڑے پرفیکٹ انداز میں انجام دے رہا ہے۔۔۔  
اس نے مسکراتے ہوئے کہا

دیس گڈ ---

اس کے تاثرات بھی پل بھر میں بدلے تھے اور وہ سب بھول بھال کر مسکرا رہا تھا۔۔۔  
آخر کام ہی اتنا بڑا تھا اگر اسے وہ حاصل ہو جاتا تو پھر کسی چیز کی طلب نہیں رہنی  
تھی۔۔۔

اس لیے وہ سوچتے ہوئے مسکرا رہا تھا اور جیل میں اھر سے ادھر چکر لگانے لگا تھا۔۔۔  
اسکا آدمی اپنا کام کر کے وہاں سے نکل گیا۔۔۔



میں نے آپ کے لئے ناشتہ منگوایا ہے آپ کا میسج آیا تھا نا کہ آپ نے صبح ناشتہ نہیں  
کیا۔۔۔

سجاول راجپوت اپنے آفس میں سامنے کی کرسی پر براجمان آیت شاہ سے مخاطب تھا۔۔۔

نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں میں اپنی مرضی سے کر کے نہیں آئی۔۔۔





اس نے اندر آکر دیکھا تو ناشتے کے لیے ایسا اہتمام کیا گیا تھا جیسا ان جیسے لوگوں نے کبھی ولیمے میں بھی نہ کیا ہو۔۔۔

وہ مسکراتی ہوئی می ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔

یا اللہ مدد۔۔۔

آیت نے ایسے بے اختیار بولا تھا کیوں وہ خود بھی نہ سمجھتی تھی۔۔۔

سجاول اندر جانے کیلئے اٹھا مگر اسکے قدم لڑکھڑانے لگے۔۔۔

اس کا دماغ سن ہو گیا تھا وہ آگے جانے کے قابل نہیں تھا۔۔۔

اس لیے وہیں کرسی پر ڈھے گیا۔۔۔

پھر جلدی سے اٹھا اور باہر نکل گیا۔۔۔

وہ ایسے چل رہا تھا جیسے ابھی کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔۔۔

آیت نے وہاں بیٹھے بیٹھے بہت انتظار کیا کالز بھی کیں مگر اسکا نمبر بند آ رہا تھا۔۔۔

خود ہی تو اللہ کو مدد کیلئے بلایا تھا پھر کیسے کوئی می نا محرم اسکے ساتھ بیٹھ سکتا تھا۔۔۔

Visit For More Novels : [www.urdu-novelbank.com](http://www.urdu-novelbank.com) Page 130  
E-mail [pdfnovelbank@gmail.com](mailto:pdfnovelbank@gmail.com) WhatsApp [03061756508](https://wa.me/923061756508)



پیسہ تھا، کھانا پینا سب موجود تھا مگر کچھ تھا جو اندر ہی اندر سب کو کھائے جا رہا تھا۔۔۔  
ایک دن ابو کی طبیعت خراب ہوئی تو ڈاکٹر کو چیک بھی کروایا تھا پریشان بھی ہو گئی  
تھی۔۔۔

مگر خود اتنا دھیان نہیں دے پائی تھی کیونکہ اسکے پاس وقت ہوتا تو دھیان دیتی نہ۔۔۔

اس دن بشیر صاحب نے نورین بیگم سے کہا تھا کہ اس سے بات کرے۔۔۔

ہمیں حلال کھانے کی عادت ہے۔۔۔ اگر اس میں ذرا سی بھی حرام کی ملاوٹ ہوئی تو  
ہمیں ایسی کمائی کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

وہ سب صبح شام پریشان رہتے تھے مگر وہ انکی پریشانی کو کوئی توجہ نہیں دے رہی تھی۔۔۔  
آج رات جب وہ گیارا بجے واپس آئی تو نورین بیگم جاگ رہی تھیں۔۔۔  
انہوں نے کھانا دینا چاہا مگر آیت نے انکار کر دیا۔۔۔

تو وہ اسکے بازو سے پکڑ کر اندر لے گئیں۔۔۔

آیت تم اس وقت کہاں سے آرہی ہو؟؟

بلکہ روز ہی لیٹ آتی ہو اور یہ جھوٹ مت بولنا کہ بنک سے۔۔۔

کیونکہ ہم ان پرٹھ ضرور ہیں مگر اتنے پاگل نہیں جتنا تم سمجھ رہی ہو؟؟؟

وہ چارپائی پر بیٹھ چکی تھیں مگر آیت برقعے سمیت کھڑی تھی۔۔۔

امی،، آپ شک کر رہی ہیں مجھ پر؟؟

اس نے معصوم بنتے ہوئے کہا اور عبایا اتارنے لگی۔۔۔

اس کی آنکھوں سے جھوٹ جھلکنے لگتا تھا کیونکہ کبھی جھوٹ بولا نہیں تھا اس لیے وہ

نظریں کم ملاتی تھی۔۔۔

نادان تھی ورنہ اس رشتے کی حقیقت کا اندازہ اسی بات سے لگا لیتی کہ جس سچ پر یا جس بات پر آنکھیں یا سر جھکانا پڑ جائے وہ کیسا سچ؟؟؟

ہم شک نہیں کر رہے تم ہمیں مجبور کر رہی ہو ---؟؟  
آدھی رات تک پہلے تم کبھی باہر نہیں رہی اور جب سے یہ نئی نوکری شروع کی ہے تب سے تمہاری یہی روٹین چل رہی ہے ---  
وہ غصے سے بول رہی تھیں اور وہ لا جواب ہونے لگی تو موبائل نکال لیا --

یہ موبائل ہم لے بھی سکتے ہیں تم سے --- اور گھر بھی بٹھا سکتے ہیں مگر ہمیں تم پہ یقین تھا اس لئے ایسا کچھ نہیں کیا ---  
انہوں نے موبائل اسکے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا







امی نے پوری قوت سے تمھیں اس کے منہ پر مارا

شرم نہیں آئی تمہیں مجھ سے ایسی بات کرتے ہوئے۔۔؟؟  
ایک نا محرم تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔؟؟  
اور یہاں جو چار لوگ تمہارے لیے مر رہے ہیں انکا کیا۔۔۔؟؟

آیت تمہارے لیے کسی کی محبت اتنی طاقتور کیسے ہو گئی؟؟؟  
انکی آواز بھرا گئی تھی۔۔۔

آیت تو حیرت سے گال پکڑے ماں کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔۔ اسکی آنکھوں سے آنسو گر رہے تھے۔۔۔

کچھ بھی ہوا سے اپنی ماں سے تمھیں کی امید نہیں تھی حالانکہ اب جیسی اسکی حرکتیں  
تھیں اسے کسی بھی چیز کی امید رکھنی چاہیے تھی۔۔۔



سر سر

ایک بری خبر ہے ---

ایک آدمی بھاگتا ہوا آفندی کے پاس آیا ---

اسکا سانس پھولا ہوا تھا ---

کک --- کیا ہوا؟؟

وہ بچ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا اور ہڑ بڑا کر پوچھ رہا تھا۔۔

سر آپکے دوست صائم نے آپکو دھوکہ دیا ہے آپکی ساری پراپرٹی پر قبضہ کر لیا ہے ---

اور جس آدمی کو آپ نے کام سونپا تھا اسکو دگنی رقم دے کر اس سے ہاتھ ملا لیا ہے  
اب وہ بہت جلد اس لڑکی پر بھی قبضہ کر لے گا۔۔۔

وہ تیزی سے تفصیل بتا رہا تھا اور ماتھے سے نکلتا پسینہ بھی بار بار صاف کر رہا تھا۔۔۔

جبکہ وہ بے یقینی سے اسکا منہ دیکھ رہا تھا اس کے کان سائیں سائیں کر رہے تھے۔۔۔

یہ کیا بکواس کر رہے ہو؟؟

اتنا گھٹیا مذاق کر رہے ہو ہمارے ساتھ۔۔۔؟؟

اس نے ہوش میں آتے ہی اس آدمی کا کالر پکڑ کر جھنجھوڑنا شروع کر دیا تھا۔۔۔

پھر اسکی گرفت ڈھیلی ہوئی اور وہ لرھک کر زمین پر دھڑام سے گرا۔۔۔

جب آپ کسی کے ساتھ برا کرتے ہیں تو آپ کے ساتھ بھی ویسا ہوتا ہے۔۔۔

کیونکہ "مکافات عمل" کو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔۔۔





آیت نے نظریں جھکائے ہکلاتے ہوئے بتایا

اسکا یہ کہنا تھا کہ امی چارپائی پر گر گئیں تھیں۔۔۔  
انہیں لگا انکی روح پر کسی نے تھپڑ رسید کیا ہو۔۔۔  
اتنا گھٹیا مذاق بھی تقدیر انکے ساتھ کر سکتی ہے یہ کسی نے نہیں سوچا تھا۔۔۔

امی، امی، کیا ہوا؟؟  
وہ بھاگ کر آگے ہوئی تھی اور نیچے امی کے گھٹنوں میں بیٹھی تھی۔۔۔

دفع ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے۔۔۔  
ہاتھ مت لگانا مجھے۔۔۔۔  
انہوں نے روتے ہوئے غصے سے اسکو دور دھکا دیا

امی پلیز میری-----

وہ بھی رونے لگی تھی ، دوبارہ منت کرنے لگی تھی مگر امی نے جھڑک کر اسکی بات کاٹ دی۔۔

امی مت کہو مجھے اور مزید مجھے اس بارے میں کوئی بات مت کرنا۔۔۔  
آئی سمجھ؟؟

آیت تمہیں کیا ہو گیا ہے؟؟  
کیوں یہ سب کر رہی ہو تمہیں خود سمجھ نہیں آرہی کہ تم کس خاندان سے تعلق رکھتی ہو؟؟

سید زاد ہو تم، کتنی عزت ہے تمہارے باپ کی اس سماج میں۔۔۔  
اور تم ایک غیر سید، ایک نامحرم کے لیے سب ختم کر دینا چاہتی ہو۔۔۔؟؟







وہ ایک خوبصورت راستے پر کسی کے ساتھ ہنستی باتیں کرتی چلتی جا رہی تھی ---  
جب ایک بابا مکمل سفید لباس ، سفید داڑھی اور ہاتھ میں تسبیح لئے کھڑا تھا اور اسے آوازیں  
لگا رہا تھا ---

آیت اسکی طرف دیکھ ہی نہیں رہی تھی --- وہ راستہ بہت خوبصورت تھا ہر طرف پھول  
ہی پھول تھے ----

سبزہ ، تتلیاں ، پانی کا شور ، خوبصورتی ، خوشبو  
نیز ہر خوبصورت ، زندگی سے بھرپور چیز وہاں موجود تھی پھر کیوں بابا اسے بلا رہے تھے ---

آیت میری بات مان لو ، آگے مت جاؤ ---

واپس آ جاؤ ---

بابا نے پھر کہا

آیت کو نہیں بتا رہا تھا۔۔۔

اور پھر آگے راستہ ختم ہو گیا ایک کھائی تھی --

## گہری کھائی ---

دوسرے نفوس نے قدم روک لئے۔۔۔ آیت نے قدم اٹھا لیا اور جب اس نے سامنے دیکھا تو اسکا پاؤں پھسل گیا۔۔۔

اس نے خود کو سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ پھسلتی چلی گئی۔۔۔

وہ گہری کھائی، اندھیرے میں جا رہی تھی۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔

وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا سب سو رہے تھے۔۔۔  
فجر کا وقت ہونے والا تھا وہ پسینے میں بھیک چکی تھی۔۔۔ حلق خشک کانٹا بن چکا  
تھا۔۔۔

اور جسم ایسے کہ نچوڑو تو خون کا قطرہ نہیں۔۔۔  
وہ ڈرتی گہراتی پانی پی کر دوبارہ سو گئی مگر اس خواب نے اسے دوبارہ سونے نہیں دیا۔  
۔۔۔



یار تم ابھی تک کیا کر رہے ہو؟؟  
دو مہینے ہونے والے ہیں اور تم ابھی تک ایک لڑکی کو قابو نہیں کر پائے۔۔۔  
صائم نے اسے کہا

دو مہینے میں جتنا میں کر چکا ہوں۔۔۔ اتنا تو تم لوگ دو سالوں میں بھی نہیں کر پائے۔۔۔

ایک تو وہ بے وقوف بہت ہے اپنی ماں سے اس بارے میں بات بھی کر چکی ہے اور اب مجھے ذلیل کر رہی ہے۔۔۔  
وہ نخوت سے بول رہا تھا۔۔۔

تو بس جلدی سے اسکا کام مکمل کر کے میرے حوالے کر۔۔۔  
پتہ نہیں اس میں ایسا کیا ہے کہ اور کسی پہ دل نہیں آ رہا۔۔۔  
صائم بھی خباثت سے بولا

اسکا یار جو اس کے لیے اسد کے خلاف کیس لڑ رہا تھا وہ تو کہیں باہر نکل گیا ہے اس لیے بھی تمہارے لیے آسان ہو جائے گا یہ کام کرنا۔۔۔

صائم نے سجاول کو صلاح دی تو اس نے کچھ سوچتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔

اور تمہاری خبر اب تک تو اسد تک پہنچ گئی ہوگی۔۔۔

سجاول نے اس سے پوچھا

ہاں تو پہنچنے دو۔۔ کیا کر لیگا۔۔۔ اسی سے تو سارے پیپرز سائن کروائے ہیں میں نے اور

اب وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا۔۔۔

صائم نے کرسی سے اٹھ کر ادھر ادھر ٹہلتے ہوئے کہا اور پھر دونوں قہقہے لگا کر ہنسنے

لگے۔۔۔



! اسلام علیکم سر

میں آیت بات کر رہی ہوں۔۔۔ کیسے ہیں آپ؟؟؟

انہوں نے خوش دلی سے جواب دیا

جی بس حالات ایسے ہو جاتے ہیں کہ کسی سے بات نہیں ہو پاتی ---

آج کچھ پریشان تھی تو سوچا آپ سے راہنمائی لے لوں۔۔ اس نے نہایت مدہم آواز میں اور افسردہ ہو کر کہا

جی جی بتائیں --

وہ اپنی کرسی پر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تھے عینک اتار کر ایک سائیڈ پر رکھ دی تھی۔۔

آپ اپنے خواب کا صدقہ دیں اور اس کی تعبیر اچھے معنوں میں نکالیں۔۔

لیکن اگر کوئی ایسا کام ہے جس سے آپ کو لگتا ہے نہیں کرنا چاہیے یا آپ کو کوئی منع کر رہا ہے تو اس سے پیچھے ہٹ جائیں ، ورنہ رسوائی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔۔۔

انہوں نے تفصیل سے سمجھایا

لیکن ضروری تو نہیں کہ جس کام سے منع کیا جا رہا ہو وہ غلط ہی ہو؟؟  
بعض دفعہ ہم کچھ چیزوں کو غلط سمجھتے ہیں مگر بعد میں انکا انجام اچھا ہوتا ہے ---  
وہ مطمئن نہیں تھی۔۔

انجام کس نے دیکھا ہے؟؟

ہمیں تو آغاز سے مطلب ہوتا ہے جس کا آغاز اچھا ہو، دل کو اطمینان بخشتا ہو اسے کر لینے میں کوئی حرج نہیں لیکن آپ کو تو آغاز میں ہی تنبیہ کر دی گئی ہے۔۔۔

وہ اسے جانتے تھے وہ اس کے یونی کے پروفیسر تھے اور وہ ہمیشہ ان سے کچھ نہ کچھ  
ڈسکس کرتی رہتی تھی۔۔۔

ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ کوئی ہمیں دھوکہ دے رہا ہے ہم کسی کے دل کے حال تو نہیں پہچانتے ہیں نا؟؟

## آیت نے چھر سوال کیا

یہ تو خود کو خود دھوکہ دینے والی بات ہے کہ ہم کسی کے دل کے حال نہیں پہچانتے۔۔۔



لوگوں کو پرکھنا سیکھو ، ان کی آنکھیں ،، ان کے الفاظ پڑھنا سیکھو۔۔۔

جب ہم کسی سے منسلک ہوتے ہیں تو اپنے آپ پر غور کرو کہ خیر کی راہ پر چل رہے ہیں تو وہ آپ کے ساتھ مخلص ہے۔۔

خیر اور شر کے راستے کا فرق بھی آپ کو دیکھنا ہے۔۔۔

انہوں نے ہر بات واضح کر دی۔۔

وہ ان سے متفق تھی مگر ماننا نہیں چاہ رہی تھی۔۔ کیونکہ وہ بھٹک گئی تھی ،، راستہ بھول گئی تھی اور اب بنا کسی کی مدد کے ، بنا کسی دھکے کے وہ سیدھے رستے پر نہیں آ رہی تھی۔۔

اس لیے بنا کسی نتیجے پر پہنچنے کا ختم ہوگئی۔۔

کال ختم ہونے کے بہت دیر تک وہ اسی پوزیشن میں بیٹھی رہی اور پروفیسر کی باتوں پر غور کرتی رہی۔۔۔

کیا سچ میں مجھے اسی بات کے لیے تنبیہ کی گئی ہے۔۔



اب وہ اپنے ہر عمل، قول پر غور کر رہی تھی اور ہر بات سے ہر چیز سے وہ یہی نتیجہ نکال رہی تھی کہ یہ کام اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔۔۔

،، نماز چھوڑ دینا،، گھر والوں کی پرواہ نہ کرنا،، ان سے بدتمیزی کرنا،، رات کو دیر سے گھر آنا رات دیر تک موبائل چلانا،، ایک نامحرم کے لیے خود سجانا سنوارنا۔۔۔ پہلے تو وہ ایسی نہ تھی۔۔

مگر فی الحال وہ سجاو کو چھوڑنا نہیں چاہتی تھی کیونکہ اس نے دل کو اس کے حوالے کر دیا تھا۔۔۔



اس نے حیرانی سے پوچھا

کیوں یہاں صرف تم آ سکتی ہو؟؟ باقی کسی کو اجازت نہیں ہے کیا؟؟  
وہ برہمی سے بولی

ارے میں نے ایسا تو نہیں کہا اور میں یہاں سے آرڈر ریسیو کرنے آئی تھی۔۔۔ تمہارے احسان کی وجہ سے میں "ایسی جگہوں" اور ایسے لوگوں سے بچ گئی ہوں۔۔۔

اُس کو میں نے چھوڑ دیا تھا کیونکہ جو شادی کرتا ہے وہ ملاقاتیں نہیں مانگتا اور جو ملاقاتیں مانگے وہ کبھی شادی نہیں کر سکتا۔۔۔



سب اس پر تھوک رہے ہیں۔۔۔  
وہ کسی کو منہ دکھانے کے لائق نہیں۔۔۔  
بے اختیار اس کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے تھے وہ وہاں سے سیدھی گھر آئی می  
تھی۔۔۔

جب سے بینک میں نوکری شروع کی تھی آج پہلی دفعہ وہ وقت سے بھی پہلے گھر آئی می  
تھی۔۔۔

گھر والوں کے منہ عجیب سی خوشی سے چمک اٹھے تھے اس نے اپنے گھر والوں کے  
ساتھ کھانا کھایا تھا مگر وہ بولی نہیں چپ تھی بالکل۔۔۔  
ذہن بھی بالکل خالی تھا۔۔۔  
ہر سوچ سے آزاد۔۔۔



اسے لگ رہا تھا کہ کسی نے بد عادی ہے وہ اتنی خوش تھی سجاوِل کے ساتھ مگر  
اب؟؟؟

مگر بد دعا تو پہلے لگی تھی اب تو کسی کی دعائی میں اثر کر رہی تھیں۔۔۔  
وہ جاگ رہی تھی تو دیکھ سکی اس کی امی بھی جاگ رہی تھیں۔۔۔ وہ وقفے وقفے سے  
دیکھتی تو نورین بیگم کبھی رو رہی ہوتیں اور کبھی دعا مانگ رہی ہوتیں۔۔۔

وہ عجیب سے گلٹ کا شکار ہوتی رہی ، دوسرے دن وہ بینک نہیں گئی تھی اور نہ سجاول  
کی کال ریسیو کی تھی۔۔

جب وہ گھر تھی تو گھر کا ماحول بھی دیکھ پائی ی جو یکسر بدل چکا تھا صرف اور صرف اس کی وجہ سے ---

وہ کسی ہارے ہوئے کھلاڑی کی طرح گھر میں تھی ایسا کھلاڑی جو اپنا سب کچھ لٹا چکا ہو اور اب کھیل بھی نہ سکتا ہو ---  
مطلب ہر طرح سے خالی ہاتھ ---

وہ اپنی ہر تکلیف کا سوچ تکلیف میں مبتلا ہو رہی تھی ---  
ہر چیز کا موازنہ دوسری سے کر رہی تھی شاید غیر ارادی طور پر وہ اپنے جاگے ضمیر کو سلا دینا چاہتی تھی ---

وہ خود کو بے گناہ اور مظلوم ثابت کرنا چاہتی تھی اپنی ہی نظروں میں ---  
سارا دن وہ غلط اور صحیح کے بیچ الجھی رہی اور شام تک وہ سچ کو جھٹلا چکی تھی ---





کس دور میں جی رہی ہو --- آج کل دیکھا ہے کسی کو اتنا چھپا ہوا ---  
اس میں تمہاری ساری خوبصورتی چھپ جاتی ہے ---  
وہ بات کرتے ہوئے مسلسل کوشش کرتا رہا کہ آیت کا نقاب اتار دے مگر اس نے  
ایک ہاتھ سے پکڑ رکھا تھا اور وہ خود بھی ہمت کر نہیں پایا ---

اچھا کیا پریشانی تھی؟؟

مجھے بتاؤ۔۔۔

میں ہوں نا؟؟؟

اس نے خود ہی بات کا رخ بدلا

میری امی اس رشتے کیلئے راضی نہیں ہیں۔۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آتی میں کیا کروں۔؟؟



???

## سجاول کو لیکر۔۔۔



بشیر شاہ اٹکتے ہوئے آوازیں دے رہے تھے۔۔

کیا ہوا؟؟؟

وہ چلاتے ہوئے بھاگنے کے سے انداز میں آئی

ہائے میرے اللہ۔۔۔

کیا ہو گیا؟؟ وہ انکی حالت دیکھ کر دل تھام کر رہ گئی تھیں۔۔۔

وہ چارپائی پر دوہرے ہو رہے تھے شاید انہیں کہیں درد تھا جو ان کی برداشت سے باہر تھا۔۔۔

،، ثانیہ

ثانیہ جلدی سے کسی کو بلاؤ، ایمبولینس کو کال کرو

نورین بیگم نے بیٹی کو آواز لگائی

شایان تو باپ کی یہ حالت دیکھ کر رونا شروع ہو گیا تھا۔۔

اس نے سب سے پہلے ایبولینس کو کال کی۔۔ شاہ صاحب بالکل دم سادھے لیٹے تھے وہ اتنی آہستہ سانس لے رہے تھے جیسے ابھی رک جائے گی۔۔۔

سب پریشان ہو گئے تھے۔۔۔ ثانیہ نے آیت کا نمبر ملایا مگر وہ بند تھا اس نے کئی بار کوشش کی مگر جواب ندارد۔۔۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد ایبولینس آگئی۔۔۔

انہوں نے ریسکیو والوں کو اند ہی بلا لیا تھا کیونکہ وہ نیم بے ہوشی کی حالت میں تھے تو عورتیں کہاں سمنجھال سکتی تھیں۔۔

دونوں بچے گھر تھے کیونکہ انہیں لگ رہا تھا کہ آیت ابھی آجائے گی۔۔۔  
نورین بیگم شاہ صاحب کے ساتھ تھیں۔۔۔



چہرے پہ سنجیدہ تاثرات تھے۔۔ بغیر کسی وجہ کے اس نے اپنا موبائل بند کر رکھا تھا پروفیسر نے اسکے آفس کے نمبر پر کال کی تھی۔۔

الحمد لله، آپ کیسے ہیں؟؟

اس نے بے رخی سے پوچھا ابھی اسکا دل بری طرح اچاٹ تھا۔۔۔

میں بھی ٹھیک ہوں۔۔۔ اللہ کا کرم ہے۔۔

رات ایسے خواب آیا مجھے جس میں کہا کسی نے کہ مجھے آپ سے بات کرنی چاہیے۔۔۔

انہوں نے اپنے خواب کے بارے میں بتایا۔۔۔

آیت آپ میری بیٹی جیسی نہیں ، میری بیٹی ہیں اور آپ ہمیشہ مجھ سے کچھ نہ کچھ  
ڈسکس کرتی رہتی ہیں اس لیے میں باقیوں کی نسبت آپ کو اچھے سے جانتا ہوں۔۔۔۔۔

وہ لمبی چوڑی تمہید باندھ رہے تھے اور آیت چڑ رہی تھی۔۔

جی سر۔۔

اس نے بس اتنا ہی کہا

میرے پاس کوئی ٹاپک تو نہیں اور نہ آپ کا کوئی سوال ہے اس دن آپ نے ایک  
سوال پوچھا تھا اسی کا جواب دے دیتا ہوں آپ نے کہا تھا ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ  
سامنے والا ہمیں دھوکا دے رہا ہے۔۔۔

تو بیٹا یہ دنیا ایک فریب ہے اور یہ ہر انسان کو فریب دیتی ہے چاہے کوئی کتنا کامل کیوں  
نہ ہو۔۔



”مقدر کا سکندر“

میں مفاد نہیں خوشی کی بات کر رہی ہوں۔۔  
آیت نے پھر کہا

بیٹا یہ اولاد کا نفع ہوتا ہے کہ ان کی مستقل خوشی کے لیے عارضی خوشیوں کو قربان کر دیا  
جائے۔۔

ہر چیز کی سمجھ تجربے سے آتی ہے اور جس عمر میں آپ ہیں نا اس میں تجربہ نہیں ہو  
سکتا۔۔۔

سنار کو جتنی پرکھ ہوتی ہے اصلی نقلی سونے کی، اتنی عام انسان کو تو نہیں ہوتی۔۔۔  
انہوں نے بہت پیار سے سمجھایا

آج ان کو آیت پر حیرانی ہو رہی تھی آج تک اس نے ایسی کسی بھی بات پر بحث نہیں کی تھی۔۔

ایک اور بات جب پاؤں پھسلتا ہے بیٹا تو انسان کو اسے قابو کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، کیچڑ سے خود کو بچانا چاہیے نہ کے کیچڑ کے رحم و کرم پر سب کچھ چھوڑ کر بیٹھ جانا چاہیے۔۔۔

جتنی آپ سمجھدار ہیں اس اعتبار سے اتنی باتیں کافی ہونگی آپ کو سمجھانے کے لیے۔۔۔

آخر میں انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا

جی سر تھینک یو۔۔۔

اس نے بھی مصنوعی مسکان سے کہا اور کال کاٹ دی۔۔۔

اس کے دل کو کچھ ہو رہا تھا بے چینی سی تھی جیسے کچھ بہت برا ہونے والا ہے۔۔۔

شان آپی کا نمبر بند ہے میں کیسے بلاؤں انکو؟

ہاں واقع بہت حسین نظارہ ہے۔۔۔ ایسا پہلے تو کبھی نہیں دیکھا  
نورین بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا

وہ سب لوگ ایک خوبصورت ، پھولوں پھولوں سے لدے جنگل میں سے گزر رہے تھے  
ہلکی ٹھنڈی ہوا ،، سوندھی خوشبو ،، ہلکی بارش کی چھوار ،، پرندوں کی چھپاٹ روح کو بہت  
بھلی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

آیت ،، آیت کہاں ہے؟؟؟

انہوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو سبھی پیچھے مڑے مگر وہاں آیت نہیں تھی۔۔۔

آیت کہاں ہے؟؟؟

انہوں نے پریشانی سے چلاتے ہوئے کہا

سب ہی پریشان ہو چکے تھے کہ اچانک ان کی نظر سامنے گئی اس سرسبز جنگل سے بہت دور ایک ویران جنگل کی طرف جہاں اس جنگل جیسا کچھ نہیں تھا۔۔

سامنے آیت کھڑی تھی۔۔۔ آنکھیں ذرا ایسی تھیں جیسے وہ اداس ہے ،، رو رہی ہے۔۔۔



یہ آیت کی وجہ سے پریشان ہیں وہ جو کوئی بھی ہیں انہیں بلائیں۔۔۔ وہ آئیں گی تو ہی  
یہ ریلیکس ہونگے۔۔۔

ڈاکٹر انکو ہدایت کرتا یہ جا وہ جا۔۔۔  
اور وہ سوچتی رہی کہ آیت آئی می بھی ہوگی یا نہیں۔۔۔



تم یہیں گاڑی میں بیٹھو، میں بیکری سی مٹھائی لے کر آتا ہوں۔۔۔  
سجاول آیت کو گاڑی میں بٹھا کر باہر نکلا۔۔۔  
رات ہو رہی تھی ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔۔۔  
سردیوں کی راتیں تھی تو کوئی اکا دکا دکانیں کھلی تھیں۔۔۔ کیونکہ وہ لوگ مارکیٹ والی  
سائیڈ سے کافی دور تھے۔۔۔



یقیناً یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے اور ایمان والوں کو جو نیک اعمال کرتے ہیں اس بات کی خوشخبری دیتا ہے کہ ان کیلئے بہت بڑا اجر ہے ---

(بنی اسرائیل 9)

آیت نے بے اختیار اُدھر دیکھا تو اسے وہی خواب والا سفید پوش ، سفید داڑھی والا بابا نظر آیا

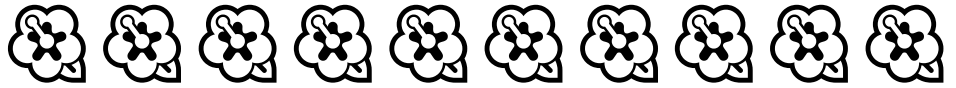
اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ ہاتھ جوڑ رہا ہو آیت کے سامنے اور سر دائیں بائیں ہلا کر منع کر رہا ہو۔۔۔

اس نے فوراً سے منہ دوسری طرف پھیر لیا۔۔۔ اس کا پورا وجود لرز نے لگا تھا آنکھوں سے سیلاب جاری ہو گیا تھا۔۔۔

جانے یہ سب کچھ کس وجہ سے ہو رہا تھا؟؟؟

شاید وہ اس کا ضمیر تھا جو بار بار اسے جگانے کی کوشش کر رہا تھا یا پھر اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی اللہ اسے راہِ راست کی دعوت دے رہا تھا لیکن ہم انسان ناقص العقل اور ناقص العلم ہیں ہمیں جب تک ٹھوکر نہیں لگتی ہماری آنکھ نہیں کھلتی۔۔۔۔

اسے بار بار قرآن کی آیت۔۔۔۔۔ سفید پوش بابا۔۔۔۔۔ پروفیسر کی باتیں  
۔۔۔۔۔ سب ایک ساتھ یاد آ رہا تھا اور وہ بری طرح الجھ رہی تھی۔۔۔۔



وہ اسی طرح روئے جا رہی تھی جب سجاوِل آیا تو اس نے پوچھا

کیا ہوا آیت؟؟

کیوں رو رہی ہو؟؟

اس نے ایسے دکھایا جیسے اسے آیت کی بہت پرواہ ہو رہی ہے۔۔۔

نہیں کچھ نہیں ہوا۔۔۔

میری طبیعت خراب ہو رہی ہے مجھے گھر چھوڑ دیں۔۔۔

وہ اس کے منہ کی طرف دیکھ کے بے بسی سے بول رہی تھی ---

ارے کچھ نہیں ہوتا طبیعت کو، ابھی وہاں جائیں گے نہ تو سب سے مل کر اچھا لگے گا

اس نے آیت کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر تسلی دی تھی مگر وہ مطمئن نہیں تھی اسے گھٹن ہو رہی تھی مگر وہ خاموش رہی ----

گاڑی اپنے سفر پر رواں دواں تھی --- آیت نے باہر دیکھنے کی زحمت بھی نئی کی اور نہ کچھ نظر آنا تھا کیوں کے گاڑی کے شیشے سیاہ تھے ----

وہ سچا دل کے ساتھ باتیں کر رہی تھی جب گاڑی ایک جھٹکے سے رکی ---

آیت کا پہلے ہی دل گھبرا رہا تھا وہ مزید ڈر گئی ---

شاید گاڑی کا ٹائر خراب ہو گیا ہے میں دیکھتا ہوں ----

سجاول پہ کہہ کر نیچے اتر گیا۔۔۔۔

اسے سامنے کے شیشے سے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا بس اندھیرا تھا ہر طرف ----

وہ کچھ دیر بیٹھی انتظار کرتی رہی پھر باہر نکلی تو پہلی بار اس کے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے

- 6 -

ویرانا تھا ہر طرف ---- دور دور تک کوئی روشنی بھی نظر نہیں آتی تھی ---- روڈ تھا بس نام کا، کوئی ٹریفک نہیں تھی ----

اسے وحشت سی ہو رہی تھی ----

یا اللہ رحم کر ---- میرا دل بہت گھبرا رہا ہے ---

سب ٹھیک کرنا ---- پلیز مدد کرنا ----

اس نے آنکھیں بند کر کے اللہ کو یاد کیا ---- اس سے مدد مانگی ---

اتنے مہینوں سے نہ نماز پڑھی تھی اور نہ صحیح طرح سے دعا مانگی تھی ----

، وہ لوگ کسی ویران حویلی کے پاس تھے --- جس کے اتنے بڑے بڑے دروازے

کھڑکیاں لگے تھے --- دور سے دیکھنے پر بھی اس جگہ سے خوف آتا تھا ---

اس نے ارد گرد دیکھا سجاوِل کہیں نظر نہیں آ رہا تھا وہ تھوڑا سا آگے ہوئی جب اس نے

سجاوِل کی آواز سنی

ہاں تم لوگوں کو کتنی دیر ہے کمی نو ---- ”

جلدی آ جاؤ ---- ہاں ہاں وہ میرے ساتھ ہے اور جسکا مال ہے اسے بھی ساتھ لے آنا

----

”میں اتنی دیر فون پہ بات نہیں کر سکتا اس بے وقوف لڑکی کو شک نہ ہو جائے ----

آیت کو لگا کے آسمان اس کے سر پہ آگرا ہے ---- اسے لگا وہ واقع کسی کھائی میں گر رہی ہے ---- بے اختیار اسکی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے تھے ----

مگر یہ جوش سے نہیں ہوش سے کام لینے کا وقت تھا یہ آخری موقع تھا اس کے پاس نکلنے کا ----

وہ نہ جگہ کے بارے میں جانتی تھی اور نہ کوئی آس پاس نظر آتا تھا ----

وہ اپنا بیگ سنبھالتی وہاں سے دے قدموں پیچھے ہٹ آئی ----

اسے سمجھ نئی آ رہا تھا کہ کس طرف جائے۔۔۔۔ پھر وہ آہستہ آہستہ اسی حویلی کی طرف  
چلنے لگی۔۔۔۔

اندھیرا اتنا تھا کہ وہ تھوڑا سا بھی دور چلی جاتی تو اسے نظر نہیں آتی تھی۔۔۔۔

کچھ چلنے کے بعد اس کے قدم تھم گئے جب اس نے اپنا نام سنا۔۔۔۔

آیت۔۔۔۔۔

اسے لگا کہ سجاوٹ نے اسے دیکھ لیا ہے مگر اتنے اندھیرے میں اسے خاک نظر آتا تھا  
وہ تو اسے آواز دے کے ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔۔ شاید وہ گاڑی میں دیکھ چکا تھا۔۔۔۔



شان ابھی مت سونا۔۔۔

مجھے اکیلے ڈر لگے گا۔۔۔۔

شایان ثانیہ کی گود میں سر رکھے سو رہا تھا ---  
بیچارے بچے نے کچھ کھایا بھی نہیں تھا اور نہ کھانے کی ضد کی تھی ----

یا اسپلینز آپنی کو جلدی سے گھر بھیج دیں ---- میں ان کی جتنی بہادر نہیں ہوں ----  
وہ روتے ہوئے دعا مانگ رہی تھی ----  
جب کے شان کب کا سوچکا تھا ---



آیت پھر نہیں رُکی وہ روتے ہوئے تیز چلنے لگی ---  
اپنے پیچھے اس نے ایک اور کار کے رکنے کی آواز سنی --- وہ بے تحاشا ڈگئی تھی ----  
مگر اس نے ہمت نہیں ہاری اور جیسے ہی دروازے میں پاؤں رکھا تو وہ دروازے سے ٹکرایا  
اور آواز پیدا ہوئی ----



اس نے جوتے وہیں چھوڑ دیے اور ننگے پاؤں اندر بھاگ گئی مگر وہ لوگ دروازے کی آواز سن چکے تھے اور دوڑتے قدموں کی آواز اسے قریب سے آنے لگی۔۔۔۔  
وہ بے آواز آنسوؤں سے روتی ادھر ادھر بھاگ رہی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کہاں چھپے سارے دروازے لٹے ہوئے تھے۔۔۔

پھر وہ ایک گندے سے کمرے میں جا کر دروازے کے پیچھے چھپ گئی۔۔۔ تب تک وہ لوگ حویلی کے اندر آچکے تھے۔۔۔

اتنا بڑا دھوکہ میرے ساتھ۔۔۔؟؟  
سب لوگ میرا استعمال کیوں کرنا چاہتے ہیں؟؟  
کوئی بھی مخلص نہیں ہے؟؟؟  
آج وہ بہت پچھتا رہی تھی۔۔۔

مت کرو ایسے ورنہ بہت پچھتاؤ گی۔۔۔۔۔

اسے امی کی کہی بات یاد آئی۔۔۔۔۔

وہ چار پانچ لوگ تھے جو تویلی میں ادھر ادھر اسے ڈھونڈ رہے تھے۔۔۔۔۔

آیت جہاں بھی ہو سامنے آ جاؤ ورنہ بے موت ماری جاؤ گی۔۔۔۔۔ اب تم بھوکے شیروں  
کے پنجرے میں پھنس چکی ہو اور یہاں سے رہائی صرف موت کی صورت مل سکتی  
ہے۔۔۔۔۔

اور پھر وہ سب قہقہہ لگا کے ہنسے تھے۔۔۔۔۔

وہ رو رہی تھی یہاں تک کہ اسکی ہچکی بندھ گئی تھی اور وہ منہ پہ ہاتھ رکھ کر اسے روکے  
ہوئے تھی۔۔۔۔۔

یار اسے ڈھونڈو۔۔۔۔۔

کہیں وہ اپنے یار عفان سے بات نہ کر لے۔۔۔۔۔

اور وہ کمی نہ تو ہمیں کچا چبا جائے گا۔۔۔۔

..عفان کے نام پر وہ چپ ہوئی تھی۔۔۔ یہ نام سنا سنا لگ رہا تھا

مگر وہ مجھے کیسے جانتا ہے اور یہ لوگ بھی؟؟؟

وہ ابھی یہ بات سوچ ہی رہی تھی کہ اسے خیال آیا

بولنے والے کی آواز بھی سنی ہوئی می لگتی ہے --- مگر یاد نہیں آ رہا تھا کہ کون ہے

???

اس نے آہستہ سے جھانک کے دیکھا تو اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔۔۔

صائم

اسد آفندی کا دوست ----؟؟؟

تو مطلب ان کے کہنے پہ سجاو ل نے مجھے؟؟؟

اس سے آگے وہ سوچ ہی نہیں پائی --- اس کے رکے آنسو ایک بار پھر جاری ہو گئے  
تھے --- وہ اپنی کم عقلی پر ماتم کر رہی تھی ---

اس سے کیسے بات کر سکتی ہے --- وہ تو اسد پہ کیس کروانے کے بعد ہی کہیں نکل گیا  
تھا ---

سجاول نے کہا تو ایک اور راز آیت پر آشکار ہوا ---  
سر اسد پہ کیس؟؟؟  
کس وجہ سے؟؟؟

کیا میرے اغوا کی وجہ سے؟؟؟  
مگر اس بارے میں تو کوئی جانتا ہی نہیں؟؟  
ابھی وہ سوچوں کے تانے بانے میں تھی کہ اسے اپنے اغوا کے وقت کی فون کال یاد  
آئی ---

تو کیا وہ عفاں؟؟؟

مگر وہ ہے کون؟؟؟

یار وہ اپنی محبوبہ کو بچانے کیلئے کہیں سے بھی ٹپک سکتا ہے اسے ہلکا مت لو۔۔۔ بس  
اس لڑکی کو ڈھونڈو۔۔۔

صائم کو تسلی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

عفاں وہ جو اسد صاحب کے آفس کام کرتا تھا؟؟  
وہ معمولی آدمی کیا کر لے گا۔۔۔؟؟

ایک اور آدمی بولا شاید وہ بھی انہی کے آفس کام کرتا تھا۔۔۔

وہ ہم سے بھی بڑا بزنس مین ہے۔۔۔۔۔

صائم نے بات مکمل کی تو سب حیران ہوئے مگر اس وقت کسی نے کوئی جواب نہیں مانگا نہ سوال کیا کیونکہ اس وقت ان کیلئے آیت کو دھونڈنا زیادہ ضروری تھا۔۔۔۔

وہ بہت غور سے انکی باتیں سنتی رہی۔۔۔ کبھی آنسو صاف کرتی تو کبھی پسینہ۔۔۔۔

میری خاطر؟؟؟

## اپنی شناخت؟؟

مددگار؟؟؟

آن کر کے سائینٹ پر کر لیا اور لوکیشن بھی آن کی۔۔۔۔

اسے پچھلی بار والی کال یاد آئی اور انکی باتیں سن کر حوصلہ ہوا کہ شاید مددگار اب بھی  
دھونڈ لے مجھے۔۔۔۔

اسے قدموں کی آہٹ سنائی دی جو اسی کمرے کے پاس تھی۔۔۔ وہ ایک ایک کونا چھان رہے تھے۔۔۔ آیت نے صرف آنکھیں نکال کر دیکھنے کی کوشش کی تو انکی اس طرف پیٹھ تھی۔۔۔۔

وہ آہستہ سے باہر نکلی مگر انہوں نے قدموں کی آہٹ سن لی اور اسی طرف دوڑے۔۔۔







پھر اس روشنی سے مانوسیت ہوئی تو اس نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں تو سامنے وہی سفید پوش بیٹھے مسکرا رہے تھے۔۔۔

وہ بھاگ کر انکے پاس گئی اور قدموں میں گر گئی۔۔۔ وہ بہت رو رہی تھی ہاتھ جوڑ کر اپنے ناکردہ گناہوں کی معافی طلب کر رہی تھی۔۔۔۔

باہر کا منظر اس قدر ہولناک ہو چکا تھا کہ وہ سب سر پر سر رکھ کر بھاگے تھے۔۔۔

وہ قدم آگے کی طرف اٹھاتے مگر ہوا انہیں پیچھے دھکیل دیتی تھی۔۔ گھبراہٹ سے وہ سب سانس لینا بھی بھول گئے تھے۔۔۔۔۔

ایسا منظر ان میں سے پہلے کبھی کسی نے نہیں دیکھا تھا بجلی چمکتی تو ایسے کہ روشن سویرا ہو جاتا اور جب اندھیرا ہوتا تو کالی رات چھا جاتی۔۔۔۔

میں نے تو تمہیں پہلے آگاہ کر دیا تھا مگر تم نادانی کی راہ پر تھی۔۔۔ مجھے حکم تھا تمہیں صراط مستقیم پر واپس لیکر آنے کا۔۔۔۔

میں پہلے یہ سب کر گزرتا مگر دنیا کے لوگوں کی حقیقت بھی دکھانی تھی۔۔۔۔  
 وہ بول رہے تھے اتنا خوبصورت ، اتنا ٹھہرا ہوا لہجہ ، اتنا دھیمہ ، اتنا میٹھا لہجہ آیت نے پہلے  
 کبھی نہیں سنا تھا۔۔۔

بیٹا ، میرا رب تو وہ ہے جو مشرق والوں کو دیکھتا ہے تو مغرب والوں کو نہیں بھولتا۔۔۔  
 جو آسمانوں کا نظام چلاتے ہوئے سمندروں کا نظام چلانا نہیں بھولتا۔۔۔  
 جو رات کے اندھیروں میں سجدہ کرنے والوں کو دیکھتا ہے تو برائی کی محفلوں سے غافل  
 نہیں ہوتا۔۔۔۔

جو ایسا معاف کرنے والا ہے کہ سو سال کے گناہوں کو ایک پل میں معاف کر دیتا  
 ہے اور پلٹ کر یہ بھی نہیں پوچھتا کہ پلٹ کر تو نہیں کرو گے۔۔۔۔؟؟

آیت سر جھکائی خاموشی سے ان کی گفتگو سن رہی تھی اوپر نظر اٹھانے کی اس میں  
 طاقت نہیں تھی۔۔۔۔

اس کے آنسو بھی اب تھم چکے تھے ----

انکی باتوں سے اسے ڈھارس بندھ رہی تھی ---- پٹ کر کوئی سوال کرنے کی بھی جرأت  
نہیں تھی ----

مجھے خوشی ہے اس بات کی کہ بنا کسی عیب کے راہِ راست پر لوٹ آئی ہو ----

جاؤ ، چلی جاؤ ----

جو چاہو پا لو ----

خوش رہو ----

میرا ہاتھ ہمیشہ تمہارے سر پر رہے گا ----

اور اچانک سے روشنی ہوئی اتنی ہی تیز کے آیت کی آنکھیں خود بخود بند ہو گئیں

-----

اور پھر وہی اندھیرا ہو گیا۔۔





اب وہ یہیں آئے گی۔۔۔ تم گھر بچوں کے پاس جاؤ وہ ڈر رہے ہونگے۔۔۔ میرے لیے پریشان نہ ہونا۔۔۔

، وہ یہ کہہ کر دوبارہ آنکھیں بند کر کے لیٹ گئے۔۔۔ اور نورین بیگم تذبذب کا شکار ہوتیں اپنی آنکھیں صاف کرتی وہاں سے اٹھ کر باہر نکل گئیں۔۔۔۔



آیت۔۔۔۔۔  
آیت۔۔۔ اٹھیں آنکھیں کھولیں  
یہ اتنی ویران جگہ پہ اکیلی۔۔۔؟؟؟

وہ چہرے کے تنے نقوش لیے اسے اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔ اسکا چہرہ تھپتھپا رہا تھا۔۔۔





اس نے موبائل کی ٹارچ آن کی اور نیچے دیکھا تو اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔۔۔  
 وہ ایک بے جان وجود کیچڑ میں لتھڑا ہوا پڑا تھا۔۔۔  
 وہ تھوڑا آگے ہوا تو ایک اور وجود۔۔۔  
 وہ آگے بڑھتا گیا اور اسے وجود نظر آتے گئے۔۔۔۔

انکی حالت ایسی تھی کہ وہ مشکل سے پہچان میں آرہے تھے۔۔۔ سارے چہرے اس کیلئے شناسا تھے۔۔۔۔

اور وہ سب کیچڑ میں لتھڑے ہوئے تھے۔۔۔۔ سب کے چہرے لمٹے کی مانند سفید ہوئے  
 پڑے تھے اور موت بھی کسی خوفناک طوفان کی وجہ سے ہوئی لگتی تھی۔۔۔۔

حالانکہ آس پاس کہیں بھی کسی قسم کے طوفان کے آثار نہیں تھے ، نایت کو دیکھ کر  
 ایسا کچھ لگتا تھا۔۔۔۔

اور گاڑی زن سے بھگالے گیا۔۔۔۔ اس کا دماغ بُری طرح الجھا ہوا تھا۔۔۔۔ ابھی کسی سوال کا جواب نہیں مل رہا تھا اور چاہیے بھی نہیں تھا کیوں کے آیت کی حالت ٹھیک نہیں تھی اور اسے ہاسپٹل لیکر جانا تھا۔۔۔۔



یار تم ابھی پولیس کو رپورٹ کرو، یہاں سے تھوڑی دور گاؤں میں ایک حویلی ہے اس کے پاس کچھ لاشیں پڑی ہیں۔۔۔۔ وہاں پتا کرواؤ کے ہوا کیا ہے۔۔۔۔؟؟ صائم نے آفندی کے ساتھ دھوکہ کیا کہیں اس نے تو حملہ نہیں کروایا؟؟؟

وہ ہسپتال میں آیت کے بیڈ کے پاس کھڑا فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔۔۔

آپ کو پتہ ہے جب بھی انکو دیکھو انہوں نے ایک ہی رٹ لگائی ہوتی

دوسری طرف سے آواز آئی ---

اولاد نے بھی ساتھ چھوڑ دیا، بزنس بھی چلا گیا اور دماغ بھی۔۔۔۔

خیر انکا پتہ کرو۔۔۔ کچھ راز ہے اس میں۔۔۔

عفان بہت تشویش کا شکار لگ رہا تھا۔۔۔

سر آپ اچانک واپس کیسے آگئے؟؟  
سامنے والے نے سوال کیا

پتہ نہیں میں واپس کیسے آیا۔۔۔۔۔؟؟

بغیر وجہ کے میں دو مہینے تک وہاں رہا۔۔۔ جو وجہ تھی بھی تو معمولی۔۔۔ اور اب اچانک  
وہ وجہ ختم ہو گئی۔۔۔۔۔

جیسے مجھے کسی نے کہا کے میں واپس آ جاؤں اور یہاں آ کر لگا کے بالکل سہی وقت پر آیا  
ہوں آیت کو میری ضرورت تھی۔۔۔ شاید اسی لئے مجھے واپس بلایا گیا۔۔۔

خیر میں تم سے بعد میں بات کروں گا۔۔۔ وہاں کی جیسے ہی کوئی خبر ملے مجھے بتاؤ۔۔۔۔۔  
یہ کہہ کر اس نے کال کاٹ دی۔۔۔۔۔ اور مڑ کر آیت کو دیکھا جو ویسے ہی آنکھیں بند کے  
لیٹی تھی۔۔۔۔۔

حلانکہ وہ عفان کی ساری باتیں سن چکی تھی۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے آپ کو؟؟

شاہ صاحب سے آگے دو بیڈ چھوڑ کر آیت لیٹی تھی ----

ہاں بیٹا طبیعت خراب ہو گئی تھی ---

انہوں نے کھانستے ہوئے بتایا

تو آپ اکیلے کیوں ہیں؟؟

مجھے فون کیا ہوتا۔۔۔

وہ فکر مندی سے کہتا آگے آیا۔۔۔

شاہ صاحب کو بہت کھانسی آنے لگ گئی تھی۔۔۔ انکی آواز آیت تک پہنچ گئی تھی۔۔۔

وہ اٹھ کر بیٹھی اور ادھر دیکھا کہ شاید اسکا وہم ہو۔۔۔

مگر بشیر شاہ سچ میں وہاں تھے۔۔۔

ابو۔۔۔۔

اس نے زور سے آواز لگائی اور بیڈ سے نیچے اتری۔۔۔

اسے بھی کمزوری بہت ہو گئی تھی اس لئے چکر آرہے تھے۔۔۔

کچھ نہیں ہوا انکل کو۔۔۔۔

وہ اسے پکڑ کر اٹھانا چاہتا تھا مگر وہ آس پاس کی ، عفان کی پرواہ کے بغیر اٹھی اور گرتی پڑتی ، روتی ہوئی می شاہ صاحب کے بیڈ تک پہنچ گئی ---

وہ ابو کے سینے سے جا لگی تھی --- سب لوگ حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے ایسا لگتا تھا کہ صدیوں کے بعد آئنا سامنا ہو رہا ہے باپ بیٹی کا ---

وہ شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیر رہے تھے اور خاموشی سے آنسو بہا رہے تھے

آیت باقاعدہ ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔۔۔ عفاں کے دل کو کچھ ہو رہا تھا اسکی بھی  
آنکھیں بھیگ رہی تھیں۔۔۔۔۔

وہ اس طرح اسے روتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ سنبھل کر اٹھی۔۔۔۔۔ آنکھیں بے دردی سے رگڑیں۔۔۔۔۔

آپ کب سے ادھر ہیں؟؟

امی کہاں ہیں؟؟

کیا ہوا ہے آپکو؟؟

وہ لاکھ کوشش کر رہی تھی آنسو روکنے کی مگر رک نہیں رہے تھے۔۔۔۔۔

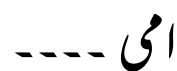
آیت۔۔۔۔۔



سب ٹھیک ہے۔۔۔  
تم ریلیکس کرو۔۔۔ تمہاری اپنی بھی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔  
عفان آگے ہوا تھا۔۔۔

ہاں بیٹا۔۔۔ ایسے بے حوصلے نہیں ہوتے۔۔۔  
آیت تو میری بہادر بیٹی ہے نا۔۔۔؟؟  
سب ٹھیک ہے ابھی گھر چلتے ہیں۔۔۔۔  
انہوں نے بہت پیار سے کہا

مگر وہ بہت بہادر بیٹی آج بری طرح ٹوٹی تھی۔۔۔  
وہ عفان کا شکریہ ادا کرنا چاہتی تھی مگر جو اس نے کیا تھا اس کے آگے شکریہ بہت چھوٹا  
لفظ تھا۔۔۔۔  
وہ گھٹنوں میں سر دیے زور زور سے رونے لگی۔۔۔۔



شکر ہے آپ آگئی ہیں۔۔۔۔

مجھے اب بہت ڈر لگ رہا تھا۔۔۔۔

ثانیہ ماں کے سینے سے لگی روتے ہوئے کہہ رہی تھی ----

جانے وہ لوگ کتنے ہی آنسو بہا چکے تھے ---

شایان سو گیا۔۔۔۔؟؟

انہوں نے اس کے اور اپنے آنسو صاف کیے اور آگے آئیں۔۔۔

جی۔۔۔

اس نے زندہ ہی ہوئی آواز میں جواب دیا ---

ثانیہ ---

بہن کا نمبر نہیں ملایا؟؟

انہوں نے ڈرتے ڈرتے پوچھا تھا ---

ملایا امی ---

بہت بار، مگر آپ کا نمبر بند تھا ---

اس نے فوراً بتایا

اچھا ایک بار پھر ملاؤ ---

وہ شایان کے ساتھ چارپائی پر بیٹھ گئی تھیں ----







باہر موسم ابر آلود ہو رہا تھا اور کافی ٹھنڈ پڑ رہی تھی جبکہ اندر ہیٹر چلا ہوا تھا جسکی گرمی ٹھنڈ کو زائل کر رہی تھی۔۔۔

اس نے فون پہ بات ختم کی اور آیت کو انکے آفس کا بتا دیا۔۔۔ وہ شکریہ ادا کرتی وہاں سے نکل گئی۔۔۔

ایڈمن بلاک کے آگے راہداری بنی تھی۔۔۔ جس کے دونوں طرف کمرے تھے وہ درمیان میں سے چلتی جا رہی تھی۔۔۔

آج ایک تبدیلی تھی کہ اس نے سر جھکایا ہوا تھا۔۔۔ پہلے وہ ہمیشہ سر اٹھا کر چلتی تھی مگر اب اسے لگتا تھا کہ وہ سر اٹھانے کے قابل نہیں رہی۔۔۔۔۔  
خیر وہ انکے آفس کے دروازے پر پہنچی تو وہ لفظ اکھٹے کر رہی تھی ان سے مخاطب ہونے کیلئے۔۔۔





آیت نے افسردگی سے کہا

ایسا نہیں کہتے بیٹا۔۔۔

ہمیشہ اچھا سوچنا اور بولنا چاہیے۔۔۔ پھر چاہے اسکا نتیجہ جو بھی نکلے لیکن ہم نے تو  
کوشش کرنی ہے نا۔۔۔؟؟

اچھا کیا لیں گی آپ؟؟؟

انہوں نے اسی محبت سے پوچھا

بس میں آپ سے باتیں کرنے آئی تھی --- سر آج دل بہت اداس تھا ----  
وہ بس رو دینے کو تھی ---

ضرور --- آپ کے آنے سے کچھ ہی دیر پہلے میں نے سوچا کہ آپ کو فون کر کے  
بلاؤں اور آپ آگئیں ---

جی سر آپ حکم کریں ---  
آیت نے گلا صاف کرتے ہوئے کہا

حکم نہیں، میں نے تو درخواست کرنی تھی ---





## اچھا یہ پانی پئیں شاہاش

روتے نہیں میرا بچہ۔۔۔

## شباباڻش

وہ واقع پریشان ہو گئے تھے۔۔۔ پھر انہوں نے پانی کا گلاس آگے کیا اور بہت پیار سے چپ کروایا۔۔۔۔

سر میں اس قابل نہیں ہوں کہ آپ مجھ پر اتنا بھروسہ کریں۔۔۔ میں کسی کا مان نہیں رکھ سکتی۔۔۔

میں بہت بے وقوف ہوں۔۔۔ میں آسانی سے کسی پر بھی اعتبار کر لیتی ہوں۔۔۔۔۔  
 بہت آسانی سے شیطان کے بہکاوے میں آ جاتی ہوں۔۔۔۔۔

وہ روتے ہوئے بول رہی تھی اور وہ چپ چاپ آیت کی آنکھوں کی سچائی دیکھ رہے  
تھے۔۔۔۔

وہ واقع بہت قابل تھی۔۔۔

انسان پر شیطان کی کی گئی ساری سرمایہ کاری اس وقت مکمل طور پر ڈوب جاتی ہے جب  
انسان سچی توبہ کر کے اپنے رب کے در پر جھک جاتا ہے۔۔۔۔

اور کسی پر بھروسہ کرنا بھی غلط نہیں ہے۔۔۔۔ دل کے سچے اور اچھے لوگ ہی بھروسہ  
کرتے ہیں ہر کسی میں یہ ظرف بھی نہیں ہوتا۔۔۔۔

غلطی ہر انسان سے ہوتی ہے اور غلطی سے ہی انسان سبق لیتا ہے اور آئندہ وہ نہیں  
دہراتا۔۔۔۔ یہ نہیں کے بس اسی غلطی کو پکڑ کر بیٹھ جائیں کے ہم تو کبھی کچھ اچھا  
کر ہی نہیں سکتے۔۔۔۔۔

انکی پرسنلٹی واقع باوقار تھی اور وہ بہت اچھے طریقے سے اسکا ذہن صاف کر رہے تھے۔۔۔

وہ ہمیشہ دھیمے اور ٹھہرے ہوئے لہجے میں بات کرتے اور سمجھاتے تھے۔۔۔

آیت میری بیٹی ہے۔۔۔۔ اور جب آپ کے دونوں باپ کو اپنی بیٹی پر فخر ہے تو آپ کو سرائٹھا کر چلنا چاہیے۔۔۔۔

سر آپ بہت اچھے ہیں۔۔۔ اسآپ کو ہمیشہ سلامت رکھے اور آپ ہمیشہ ہمیں گائیڈ کرتے رہیں۔۔۔۔

میں نے اپنے کیریئر میں بہت کوشش کی کہ کم از کم ہر سال ایک بچہ آپ کی طرح ٹرین کروں مگر میں نہیں کر پایا کیونکہ گھر کی تربیت کا اس میں بہت بڑا کردار ہوتا ہے۔۔۔۔

آیت صرف مسکرائی تھی۔۔۔ یہاں آنے سے پہلے وہ خود کو کوئی مجرم سمجھ رہی تھی اور اب وہ ایک نیک ، باکردار اور پارسا لڑکی تھی۔۔۔ کوئی غلطی بھی تو نہیں کی تھی بس کچھ وقت کیلئے بھٹک گئی تھی اور جتنے دن وہ گھر پر رہی ، مسلسل نماز میں ، تہجد میں رو کر معافیاں مانگی تھیں۔۔۔

تو میں ہاں سمجھوں نا؟؟  
انہوں نے دوبارہ پوچھا

سر آپ کو انکار نہیں کیا جاسکتا۔۔۔ آپ مجھے اس قابل سمجھتے ہیں یہ آپ کا بڑا پن ہے۔۔۔

مجھے مستقل جاب مل جائے گی ، در در کے دھکے کھانے سے بچ جاؤں گی۔۔۔ مجھے اور کیا چاہیے۔۔۔







اس نے انکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

میں سوچ رہا تھا تم یونی کو سنبھالو۔۔۔  
باقی بزنس تمہارے بہن بھائی دیکھ لیں گے۔۔۔

جی جیسا آپ مناسب سمجھیں۔۔۔۔  
اس نے تابعداری دکھائی

اچھا تو اب وجہ بتانا پسند کریں گے صاحب زادے وہ معمولی نوکری کرنے کی۔۔۔؟؟

انہوں نے مسکراہٹ دبائے بظاہر سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا

جی پاپا اب تو وقت آگیا ہے کہ سب بتا دوں۔۔۔ مزید دیر نہیں کر سکتا۔۔۔

اچھا تو بتائیں۔۔۔ کون سی ایسی خاص وجہ تھی۔۔۔

پایا۔۔۔

میں نے ایک لڑکی کو دیکھا تھا اور پھر اسکے بارے میں پتہ کیا تھا۔۔۔ تو مجھے پتہ چلا کہ اسے باہر مطلب اس آفس میں بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔۔۔

میں اسکی مدد کا سوچ ہی رہا تھا کہ مجھے خواب میں کوئی ملے اور انہوں نے کہا کہ اسکی رکھوالی تمہارے حوالے۔۔۔

تم اسکے مددگار ہو اسکی طرف سے۔۔۔

بس پھر میں خود کو روک نہیں پایا۔۔۔ وہ غیر مرئی نقطے پر نظر جمائے تفصیل بتاتا جا رہا تھا۔۔۔



مجھے پھر آپکا مان ہی رکھنا پڑے گا۔۔۔۔

اس نے چہرے پر معصومیت سجاتے ہوئے کہا

چلو پہلے آپ کے پیار کو دیکھ لیتے ہیں پھر میرے مان کو دیکھیں گے۔۔۔۔

جیت کا فیصلہ بعد میں۔۔۔۔

عفان بھی مسکراتے ہوئے باپ کے سینے سے لگا تھا اور وہ بھی بہت محبت سے

مسکرائے تھے۔۔۔۔



کیا ہوا آیت؟؟

پریشان کیوں ہو اور ڈاکو مینٹس بھی نکالے ہوئے ہیں؟؟؟

شاہ صاحب کافی دیر سے اسے کاغذ کہنگالتے ہوئے دیکھ رہے تھے بلاآخر پوچھ لیا

اسکا منہ لٹکا ہوا تھا

انہوں نے دوبارہ پوچھا

الووهـــــــــــــــــــــووه نا

نورین بیگم نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا

میری بہت بڑی جاب لگ گئی ہے۔۔۔۔





تینوں کی آنکھیں آبدیدہ ہو گئی تھیں۔۔۔۔ امی نے پیچھے سے آیت کو گلے لگایا تھا کسی میں بھی بولنے کی طاقت نہیں تھی۔۔۔

انکے لیے بہت بڑی خوشخبری تھی ---  
اور انھیں سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اتنی بری خوشی کو کیسے سمیٹیں ----  
اچھا یہ تو بتاؤ کہاں لگی نوکری ؟؟

شاہ صاحب نے پوچھا تو وہ سیدھی ہو کے ان کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔

جس یونی سے میں نے ماسٹرز کیا ہے نہ اسی میں پروفیسر ہیں۔۔۔۔ انہوں نے مجھے کہا

کہ میں ان کی سیٹ پہ بیٹھوں۔۔۔ وہ ریسٹ کرنا چاہتے ہیں اور اپنی سیٹ پہ کسی اپنے

جیسے کو بٹھانا چاہتے ہیں اس لئے مجھے آفر کی اور میں نے قبول کر لی۔۔۔

وہ خوشی سے تفصیل بتا رہی تھی ---

اچھا اللہ بھلا کرے اس آدمی کا --- اللہ خوش رکھے انھیں ----  
امی نے دعا دی ---

کیا نام ہے انکا ---؟؟

شاہ صاحب نے پوچھا

سید فخر الدین بخاری صاحب ----

اچھا یہی عفا-----

ابھی انکی بات منہ میں ہی تھی کہ آیت کا موبائل بجا

وہ اٹھ کر دوسری چارپائی تک گئی اور کال ریسو کر کے سائیڈ پہ ہو گئی۔۔۔۔

اچھا شکر آیت کی نوکری پکی ہو گئی۔۔۔ اب یہ فکر تو ختم ہو گئی۔۔۔  
نورین بیگم نے شاہ صاحب سے کہا

ہاں الحمد للہ۔۔۔۔

یونی سے ایڈمن کی کال تھی۔۔۔ ڈاکو مینٹس کا پوچھ رہے تھے اور یہ کہ کل آ جاؤں۔۔۔۔  
آیت نے آکر بتایا۔۔۔

اچھا تو ابھی سے ہر چیز ٹھیک کر کے رکھ لو۔۔۔ صبح جلدی سے خیر سے پہنچ جانا۔۔۔۔  
انہوں نے کہا تو وہ ڈاکو مینٹس سیٹ کرنے لگی۔۔۔۔



سر آپ نے وہاں پہ پڑی لاشوں کے بارے میں پوچھا تھا ---

میں نے جب پولیس کو کال کی اور ان کے ساتھ اس جگہ پہنچے تو پوچھیں نا جو میں نے

دیکھا

وہ اپنے کمرے میں بیڈ پہ لیٹا موبائل چلا رہا تھا جب اس کے سیکرٹری کی کال آئی

پھر مجھے پتہ کیسے چلے گا اگر پوچھوں گا نہیں تو۔۔۔؟؟

اس وقت اسکا موڈ خوشگوار تھا اس لیے بات کو مذاق میں ٹال گیا

نہیں میرا مطلب ایک بھی چہرہ پہچان میں نہیں آ رہا تھا بہت بگڑی ہوئی شکلیں تھیں انکی۔۔۔

پولیس نے انکے شناختی کارڈ سے پہچان کی سب کی اور ڈیڈ باڈیز انکے گھر والوں کے حوالے کر دیں۔۔۔۔۔

اس نے تفصیل بتائی جو عفان سنجیدگی کے ساتھ سنتا رہا

کوئی سراغ ملا کہ وہاں کیا ہوا تھا اور کیسے؟؟  
عفان نے آنکھیں سکڑے یہ سوال کیا

جی سر ایک کے موبائل میں ویڈیو بنی ہوئی تھی شاید وہ کہیں اپلوڈ کر کے مدد لینا چاہتا تھا  
مگر کر نہیں پایا۔۔۔۔۔

اس وقت وہ بہت کھنچاؤ کی حالت میں لگتا تھا اور صرف یہ کہہ رہا تھا کہ یہاں پر بہت  
طوفان آگیا ہے۔۔۔۔۔

عذاب نازل ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ پلیز ہماری مدد کرو۔۔۔۔۔



یہ کہہ کر اس نے کال کاٹ دی اور پُر سوچ انداز میں دارڑھی کھجانے لگا۔۔۔۔



وہ اپنے ازلی انداز میں تیار ہو کے صبح سویرے یونی پہنچ گئی تھی۔۔۔ اسی آفس میں انہی کی سیٹ پر وہ بیٹھی کچھ کنفیوز سی تھی۔۔۔ اسے لگ رہا تھا کہ بہت بڑی ذمہ داری اس کے سر پر ہے۔۔۔۔

ساری پروفیسرز کی پروفائلز کھول کر وہ معائنہ کرنے میں مصروف تھی کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا اور پھر تھوڑا سا اندر کی طرف دھکیلا۔۔۔۔

Yes come please

آیت کے جواب دینے پر وہ اندر آیا اور بہت ادب سے کھڑا ہوا

مہم عفاں سرملنے آئی ے ہیں آپ سے --  
اس نے بتایا تو آیت کافی حیران ہوئی کے وہ یہاں کیسے ؟ ؟  
اور اسے کیسے پتہ چلا کے میں آج ادھر ہوں ----؟؟؟

مہیج دوں مہم ---؟؟  
اس نے دوبارہ یوچھا تو وہ چونکی

جی بھیج دیں۔۔۔

وہ یہ سنتے ہی باہر نکل گیا اور آیت کے ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے پسینہ نکل آیا۔۔۔

جانے وہ کیا کہنے آیا ہو۔۔۔۔ آیت نے عفان سے بہت کچھ پوچھنا تھا مگر ابھی ہمت نہیں

کر پا رہی تھی۔۔۔۔



تھری پیس سوٹ میں وہ بہت خوبصورت لگ رہا تھا بالوں کا اسی طرح جیل کے ساتھ  
 پف بنایا ہوا اور ہاتھ میں لیپ ٹاپ کا بریف کیس۔۔۔۔۔

اسلام علیکم

اس نے اندر داخل ہوتے ہی سلام کیا تھا اور جب سامنے دیکھا تو اسکی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔۔۔۔

آیت تب تک سلام کا جواب دے چکی تھی۔۔۔۔

آیت آپ یہاں۔۔۔۔۔؟؟؟

مم۔۔۔۔۔میرا مطلب پایا نے بتایا نہیں کہ انہوں نے یہ سیٹ آپکو دی ہے۔۔۔۔۔

اب حیران ہونے کی باری آیت کی تھی۔۔۔

وہ اپنی سیٹ سے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔



کیونکہ دونوں ہی حیران تھے۔۔۔ قسمت نے کیسے دونوں کو اکٹھا کر دیا تھا دونوں میں سے کوئی می نہیں جان پایا تھا۔۔۔

اس رب کے کام ہوتے ہی نرالے ہیں ہم انسانوں کی سمجھ سے باہر۔۔۔۔۔

مُجھے اچھا نہیں لگے گا کہ مالک اس سیٹ پہ بیٹھے اور میں اس سیٹ پہ ----  
کافی دیر چپ رہنے کے بعد آیت بولی

میں نے تو نہیں کہا کہ میں مالک ہوں۔۔۔ جو اُس سیٹ پہ بیٹھا ہے وہی مالک ہے۔۔۔۔

اور مجھے آپکی سربراہی میں کام کرنا اچھا لگے گا۔۔۔۔

اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو آیت بھی مسکرا دی۔۔۔ اسکی جھجھک کم ہو رہی تھی۔۔۔

دیکھیں مس آیت۔۔۔۔۔ آج ہمارا تعارفی دن ہے تو ہمیں پورا تعارف ہونا چاہیے۔۔۔۔۔  
میں تو خیر۔۔۔۔۔ آپکے بارے میں بہت پہلے سے اور بہت کچھ جانتا ہوں۔۔۔۔۔ آپ شاید  
نہیں جانتیں۔۔۔۔۔

عفان نے آیت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

آپ کیسے جانتے ہیں۔۔۔۔۔؟؟

اور چھپ کر کیوں جانا؟؟

آیت کو جو سوال شروع سے پریشان کر رہا تھا آج اس نے صحیح جگہ سے جواب مانگا تھا۔۔۔۔۔

جیسا کہ آپ کو پتہ ہے کہ یہ ادارہ ہمارا ہے تو میرا اکثر آنا جانا لگا رہتا ہے۔۔۔۔۔ اور پہلی بار  
بھی میں نے آپکو یہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔ فنکشن تھا جس میں بہت سے لوگوں نے شرکت کی  
تھی ان میں سے ایک میں بھی تھا۔۔۔۔۔



بہت اٹھماک سے اس نے سوال کیا



میں آپ سے محبت نہیں عشق کرنے لگا تھا وجہ جو بھی تھی نہ مجھے معلوم ہوئی اور  
 نہ میں نے معلوم کرنی چاہی ---- بس میں اظہار کر دینا چاہتا تھا ----  
 اور آج موقع ملا تو سوچا جانے نہ دوں ----

گھر بات کر چکا ہوں بہت جلدی حاضری لگائی ہیں گے ان شاء اللہ ----  
 اس نے بات ختم کر کے آیت کی طرف دیکھا جس نے شرم سے نظریں جھکا رکھی تھیں  
 اور وہ اسکی حالت دیکھ کر محظوظ سا مسکرایا تھا ----



عفان ، کیسا گزرا آج پہلا دن ---؟؟  
 وہ ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھے رات کا کھانا کھا رہے تھے جب بخاری صاحب نے عفان سے  
 پوچھا



دونوں بڑی کرسیوں پہ آمنے سامنے اسکے امی ابو بیٹھے تھے۔۔۔

دائیں طرف دونوں بڑے بھائی اور ساتھ عفان بیٹھا تھا اور بائیں جانب دو بھابھیاں اور ایک چھوٹی بہن بیٹھی تھیں۔۔۔ ایک بہن کی شادی ہو چکی تھی۔۔۔۔

سب نے اپنی پلیٹ میں بریانی اور شامی لیے ہوئے تھے۔۔۔

بہت اچھا۔۔۔۔

اس نے بہت جوش سے جھومتے ہوئے بتایا

اتنا اچھا۔۔۔؟؟؟

بڑے بھائی نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا۔۔

وہ خود بھی اپنے انداز پہ چونکا تھا مگر اب تو تیر میان سے باہر تھا تو بات سنبھالنی تھی۔۔۔

جی مطلب جس طرح کچھ لوگوں کا کام کا پہلا دن اچھا نہیں ہوتا نا تو اس لحاظ سے میں نے بولا کہ بہت اچھا۔۔۔

اس نے بڑی مشکل سے اٹکتے ہوئے بات بنائی تو سب مسکراہٹ دبائے سر ہلا کر واپس اپنی پلیٹس پہ جھک گئے اور اس نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔

ملے تھے آیت سے۔۔؟؟

بخاری صاحب نے پوچھا

جی۔۔۔

اس نے یک لفظی جواب دیا کیونکہ ابھی وہ بے خبر تھا کہ میرے پایا کا مان بھی میرا پیار ہی ہے۔۔۔۔



آیت آپ صبح آف کر لیں کیونکہ آپ کے دیکھنے والے صبح تشریف لا رہے ہیں ----  
وہ اپنے کمرے میں لیٹا تھا اور مسکراتے ہوئے میسج لکھ رہا تھا ----  
وہ سینڈ کر کے اس کے ریلے کا انتظار کرنے لگا ----

آیت کو میسج ملا ، وہ پڑھ کر مسکرائی پھر لکھا

کل تو ہم کہیں جا رہے ہیں ----  
اس نے نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبایا ہوا تھا اور مسکرا رہی تھی ----  
اس نے کیسی کیسی آزمائشیں دے کر اس میں سے نکال لیا تھا ---- اور اب وہ روشن  
صبحوں میں سانس لے رہی تھی ----

عفان کی مسکراہٹ میسج پڑھتے ہی غائب ہوئی تھی اس نے فوراً میسج لکھا

نہیں نہیں پلیز کل نئی ---

کہاں جانا ہے --؟؟

کسی اور دن چلے جائے گا ----

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا لکھے ---

آیت نے کچھ دیر اسے تنگ کیا پھر بلا آخر مان گئی ----

ابھی وہ بات کر رہا تھا کہ پاپا کی آواز آئی

وہ جلدی سے موبائل رکھ کے بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا

پاپا مجھے بلا لیا ہوتا ----

نہیں کوئی بات نہیں ---

وہ اس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھ گئے ----



جی سہراچھے سے یاد ہے --- انہوں نے یہی گھر بتایا تھا

اتنا بڑا اتفاق کیسے ہو سکتا ہے کے عفان بھی اسی کو پسند کرے جس کا میں نے کہا

؟؟----

کہیں عفان جان تو نہیں گیا کے میں اسی کے بارے میں کہہ رہا تھا ----؟؟؟

مگر کیسے ؟؟؟؟

کیا ہوا --؟؟

یہاں نہیں رکنا کیا؟؟

رقیہ بیگم نے انہیں اپنے خیالوں میں گم پایا تو وہ بولیں

نہیں ---- ایک منٹ ----

وہ انکے بولنے پر چونکے پھر موبائل نکالنے لگے ----

انہوں نے کوئی نمبر ملایا اور فون کان سے لگا لیا





جی پایا۔۔۔۔۔

انکا جواب سننا تھا کہ ان کے چہرے پر ایک دلفریب مسکراہٹ پھیل گئی۔۔ مگر اگلے ہی لمحے وہ مسکراہٹ غائب ہوئی اور اسکی جگہ سختی نے لے لی۔۔۔

تم فوراً سے پہنچو ذرا وہاں۔۔۔۔۔  
انہوں نے سختی سے کہا

کیا ہوا پایا۔۔۔؟؟  
وہ ڈر سا گیا تھا اور مدہم آواز میں بولا

میں نے کہا نا یہیں آؤ۔۔۔۔۔  
آؤ تو بات ہوگی۔۔۔۔۔  
یہ کہہ کر انہوں نے کال کاٹ دی۔۔۔۔۔

رقیہ بیگم حیرت سے انکی طرف دیکھنے لگیں۔۔۔۔

چلو اندر چلتے ہیں۔۔۔۔

وہ یہ کہہ کر گاڑی سے اترنے لگے۔۔۔ وہ بھی انکے پیچھے گاڑی سے باہر نکلی تھیں۔۔۔



میں سوچ رہی تھی کہ اتنے امیر گھر میں آیت کا رشتہ کر دیں۔۔۔۔؟؟

تو ایسے۔۔۔۔۔ ہی۔۔۔۔۔ بس دل ڈر رہا تھا۔۔۔۔۔

نورین بیگم نے اپنا خدشہ ظاہر کیا

نہیں آیت کی ماں، یہ اُن امیروں جیسے نہیں ہیں جو غریب کی بیٹی کو لوٹ کا مال سمجھتے

ہیں۔۔۔۔

بھت اچھے لوگ ہیں۔۔۔۔

عفان خود بہت اچھا بچہ ہے۔۔۔۔ میری تو بہت پہلے سے یہی خواہش تھی اور اب بخاری صاحب نے کہا تو مجھے بہت خوشی ہوئی۔۔۔

وہ واقع بہت خوش لگ رہے تھے۔۔۔۔  
آیت دروازے کی اوٹ میں کھڑی انکی باتیں سنتی مسکرا رہی تھی۔۔۔۔

ادھر عفان کی تو جان پہ بنی تھی۔۔۔ وہ گاڑی بھگا کے آ رہا تھا۔۔۔۔ پیشانی سے بار بار پسینہ صاف کرتا کے جانے کیا ہو گیا پایا کو۔۔۔۔؟؟

امی ابو بیٹھے یہی باتیں کر رہے تھے کے دروازہ بجا۔۔۔۔  
شایان نے بھاگ کر دروازہ کھولا تو سامنے عفان کے والدین تھے۔۔۔۔  
وہ مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوئے تو شایان نے دروازہ بند کر دیا۔۔۔۔

شاہ صاحب تو کھڑے نہیں ہو سکتے تھے نورین بیگم نے کھڑے ہو کر انکا استقبال کیا

----

آنے والے بھی اور بیٹھے ہوئے دونوں ہی بہت پر تپاکی سے ایک دوسرے کو ملے

-----

اتنی محبت اور خوشی سے رشتے بھی قسمت والوں کے جڑتے ہیں ----



آیت آج خوش تھی اور کتنی وہ یہ خود بھی نہیں جانتی تھی --- ہلکے فیروزی رنگ کا شلوار قمیض اس نے زیب تن کر رکھا تھا۔۔۔ مسکراہٹ اسکے لبوں سے جدا نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہ شیشے کے سامنے کھڑی اپنے سراپے کا جائزہ لے رہی تھی۔۔۔۔

ماتھے پہ تھوڑے سے بال آگے کونکالے ، باقی چھوٹا سا پف بنائے۔۔۔۔ نیچے لمبے بالوں کی ڈھیلی سی چٹیا بنالی تھی۔۔۔۔

گہری کالی آنکھوں میں کاجل لگائے اور ہلکی سی نیچرل پنک لب اسٹک سے وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ دوپٹہ سر پہ لے رہی تھی جب اسے ٹھوکر لگی اور وہ گرتے گرتے نیچی۔۔۔۔۔  
یا اللہ خیر۔۔۔۔ اسکا دل بھی ڈوب کر ابھرا تھا۔۔۔۔۔



یار تم لوگ مجھے بار بار ڈسٹرب مت کرو۔۔۔۔ میں ابھی بہت بڑی ہوں۔۔۔۔۔  
عفان نے فون پہ یہ بات کر کے اسے ساتھ والی سیٹ پر اچھالا تھا۔۔۔۔۔  
اور اچانک گاڑی کا ٹائر کسی گرڑھے میں جا لگا اور اسکا سر سڈننگ پر لگتے لگتے بچا تھا اس نے فوراً سے بریک پر پاؤں رکھا تھا اور عین اسی وقت آیت کو بھی ٹھوکر لگی تھی۔۔۔۔۔

عفان بہت فکر مند تھا کہ جانے کیا بات ہو گئی ہو۔۔۔۔



وہ سب لوگ ادھر ادھر کی باتیں کر رہے تھے جب ایک بار پھر دروازہ بجا اور ذرا زور سے

۔۔۔۔

شایان جا ہی رہا تھا کہ دروازہ پھر سے بجا۔۔۔۔

اس نے جلدی سے کنڈی کھولی تو عفان نے اجازت لینے کا بھی تکلف نہیں کیا جلدی  
جلدی قدم اٹھاتا اندر آیا۔۔۔۔

پاپا۔۔۔۔

اس نے دور سے پکارا تھا۔۔۔۔

وہیں رک جاؤ عفان ----  
انہوں نے اسی سختی سے کہا

اس کے اٹھتے قدم وہیں تھم گئے تھے ----  
اب انھیں اٹھانے کی اس میں سکت ہی نہیں تھی ---  
بخاری صاحب اٹھ کر اس کی طرف آنے لگے ----  
ان کے چہرے پہ سنجیدہ تاثرات تھے ----

عفان کا دل بیٹھ گیا تھا۔۔۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

تم اتنے بڑے ہو گئے ہو۔۔؟؟  
ہر بات میں اپنی مرضی کرنے لگے ہو۔۔۔۔  
باپ کہیں ہے بھی یا نہیں۔۔۔؟؟





عُفَّانٌ

اس نے دوبارہ انکی بات پر غور کیا تو باپ کے چہرے کی طرف دیکھا

تم میرا فخر ہو۔۔۔ تم نے یہ بات ثابت کر دی۔۔۔

اتفاق ہوتے ہیں ، یہ سنا بھی تھا اور دیکھے بھی تھے مگر اتنے حسین اتفاق ہوتے یہ میں نے پہلی بار دیکھا ہے۔۔۔۔

وہ خوشی سے کہہ رہے تھے جبکہ عفاف باپ کے گلے لگ گیا اور بہت زور سے۔۔۔۔۔

"تمہارا پیار ہی میرا مان ہے۔۔۔"



عفان کے والدین نے اسکی توقع سے زیادہ اسے محبت دی اور اپنے پاس بٹھایا۔۔۔۔  
اس نے تو آنکھیں اوپر ہی نہ اٹھائیں البتہ عفان کی تو عید ہو گئی تھی۔۔۔۔

!! شاہ صاحب

آپ یوں سمجھیں کہ میں بھکاری ہوں اور یہاں آپکی چوکھٹ پہ دامن پھیلائے بھیک مانگنے  
آیا ہوں۔۔۔۔

ہمیں کچھ نہیں چاہیے سوائے اپنی بیٹی آیت کے۔۔۔۔  
وہ ہمارے گھر کا سب سے بڑا مان ، فخر اور دولت ہے۔۔۔۔

بخاری صاحب نے سر جھکائے کہا تو رقیہ بیگم نے بھی ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔۔

ہاں بالکل ، ہم جلد از جلد شادی کرنا چاہتے ہیں اور سارا خرچ ہماری طرف سے ہو گا۔۔۔۔

رشتوں میں دیر وہاں ہوتی ہے جہاں جان پہچان نہ ہو یا کسی ایک کی بھی مرضی نہ ہو۔۔۔ ہم سب ایک دوسرے کو اچھے سے جانتے بھی ہیں اور سب دل سے راضی بھی ہیں تو دیر نہیں ہونی چاہیے۔۔۔

آیت سے مزید برداشت نہیں ہوا وہ اٹھ کر اندر چلی گئی اسکی دھڑکنیں بے ترتیب ہو رہی تھیں اور معمول سے بہت تیز۔۔۔۔

عفان تو ڈھیٹ بن کر بیٹھا رہا اور مٹھائی بھی کھائی۔۔۔

آیت کے گھر والے کچھ وقت لینا چاہتے تھے تاکہ وہ خود تیاری کر سکیں مگر وہ لوگ انکی بات ہی نہیں سن رہے تھے بلآخر انکو ہتھیار ڈالنے پڑے۔۔۔۔



شادی کی تیاری نے زور پکڑا اور آخر عفان کا انتظار ختم ہوا۔۔۔ آج منہدی کا فنکشن تھا اور رونقیں اپنے عروج پر تھیں۔۔۔



گھر چونکہ پاس ہی تھے تو سب پیدل ہی چل پڑے اور دو منٹ کے اندر وہ سب شاہ صاحب کے گھر تھے۔۔۔۔

کسی نے انکی کم دولت پر اعتراض نہیں کیا تھا کیونکہ انہیں اصلی ہیرے کی پہچان تھی۔۔۔ وہ مل رہا تھا اور کیا چاہیے تھا۔۔۔

آیت کیلئے بہت خوبصورت کا لفظ تو بہت چھوٹا ہے ----

اس پہ محبت کا بھی رنگ آیا تھا اور پاکیزگی اور شرم و حیا کا بھی ----

پیلے رنگ کا غرارہ اور ہاتھوں ، پاؤں پہ مہندی سجائے آج واقع وہ کوئی آسمان سے اتری  
پری لگ رہی تھی۔۔۔

سب نے باری باری آیت کے ہاتھوں پہ رکھے نوٹ پر مہندی لگا کر رسم پوری کی۔۔۔ رقیہ بیگم نظر اتارتے نہیں تھک رہی تھیں۔۔۔۔

وہ بار بار اسکے سر سے نوٹ وار کر کسی کو دے دیتیں۔۔۔۔

سب کی ملی جلی پریشان سی آوازیں ثناء کو پکارتی سنائی دیں۔۔۔۔۔  
 آیت پریشان ہوئی مگر وہیں بیٹھی سب سے پوچھتی رہی کہ کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔  
 آخر اسے کچھ دیر بعد پتہ چلا کہ عفان کی چھوٹی بہن ثناء بے ہوش ہو کر گر پڑی۔۔۔۔۔



کیوں ---؟؟

ابھی کسی کو پتہ نہیں تھا۔۔۔۔۔ سب چیخ رہے تھے مگر کوئی اسکی طرف نہیں بڑھ رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ بھاگ کر اٹھی۔۔۔ اپنا موبائل ڈھونڈا اور ایسولینس کو کال ملائی۔۔۔۔۔  
اپنا حجاب سیٹ کیا اور ثناء کی بہن کو ساتھ ملا کر اوپر اٹھایا۔۔۔ اسکے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے مگر بے سود۔۔۔۔۔

ہر طرف قمقموں کی جگہ آنسوؤں نے لے لی تھی۔۔۔۔۔  
آیت بھی بار بار اپنے آنسو صاف کر رہی تھی۔۔۔ کچھ لوگ بھاگ کر بخاری صاحب کے گھر پہنچے تھے۔۔۔۔۔

اسکے بھائیوں کے پہنچنے تک ایسولینس آگئی تھی اور آیت اسے پکڑ کر دروازے تک لے آئی تھی۔۔۔۔۔



وہ اپنی طرف سے اسے تسلی دے رہا تھا حالانکہ اسکا خود بھی منہ اترا ہوا تھا۔۔۔۔

سب ان دونوں کو رشک اور محبت سے دیکھ رہے تھے۔۔۔  
وہ خود جھاگ کر ڈاکٹر کو بلا رہی تھی ، ڈپس لا رہی تھی۔۔۔۔  
کیونکہ اسکے گھر والوں میں تو اتنی ہمت ہی نہیں بچی تھی۔۔۔۔ انکی ہنستی کھیلتی بیٹی  
اچانک سے ایسی حالت میں پڑی تھی۔۔۔۔

ڈاکٹر نے کہا تھا کہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے بس تھکاوٹ کی وجہ سے کمزوری ہوئی ہے۔۔۔ شوگر اور بلڈ پریشر کم ہو گیا تھا تو وہ بے ہوش ہو گئی۔۔۔۔







آیت ---

یہ جوس پی لیں ----

آپ بہت تھکی ہوئی لگ رہی ہیں ----  
عفان اس کے پاس بیچ پر بیٹھ گیا تھا

نہیں ابھی میرا دل نہیں کر رہا --- گھر جا کے ریٹ کروں گی ----

اس نے اپنا رخ دوسری طرف موڑ لیا تھا ----

وہ اس کی مائیوں میں بیٹھی دلسن تھی تو کیسے بے شرموں کی طرح اسکے ساتھ بیٹھی  
رہتی ----

کیا ہے --؟؟

منہ کیوں چھپا رہی ہیں ---؟؟  
عفان کو الجھن ہوئی

آپ جائیں نہ یہاں سے ---  
اچھا نہیں لگتا ----  
اسے گھبراہٹ ہونے لگی تھی ---

اچھا ٹھیک ہے آپ ریلیکس ہوں۔۔۔۔  
میں جا رہا ہوں اور یہ شیک پی لیں۔۔۔۔

آبیت کا منہ چونکہ دوسری طرف تھا تو عفان نے جلدی سے ایک دو سپ لیا اور گلاس ادھر ہی رکھ کے مسکراتا ہوا چلا گیا۔۔۔۔

اس کے جانے کے کچھ دیر بعد اس نے گلاس اٹھایا اور سٹرامنہ میں ڈالی تو خود بخود مسکراہٹ اسکے چہرے پہ سج گئی جیسے اسے پتہ چل گیا تھا۔۔۔۔



کچھ مہمان سو گئے تھے تو کچھ ان کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔  
 آیت کے گھر والے تو اس کے انتظار میں بیٹھے تھے۔۔۔  
 وہ لوگ تقریباً رات کے تین بجے فارغ ہوئے۔۔۔  
 ان میں سے کسی کو اپنی فکر نہیں تھی وہ سب آیت کی فکر کیے جا رہے تھے۔۔۔۔  
 کے اس کا فنکشن بھی خراب ہوا اور تھک الگ گئی۔۔۔۔

خیر ایسے موقعے تو آتے رہیں گے۔۔۔ سب سے زیادہ اہمیت انسانی جان کی ہوتی ہے اور کسی چیز کی نہیں۔۔۔



اتنی بھاگ دوڑ کرنے اور پریشان ہونے کے بعد بھی وہ اتنی ہی چمک رہی تھی اور اتنی ہی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

وہ پہلے ادھر آئے تھے ان لوگوں سے معذرت بھی کی اور آیت کو انکے حوالے کر کے رخصت ہو گئے۔۔۔

فنکشن چونکہ دوسرے دن رات کا تھا تو وہ آرام کر سکتی تھی۔۔۔۔

اس لیے اسے سلا دیا گیا۔۔۔ باقی سب بھی آہستہ آہستہ سونے لگے۔۔۔۔

سب ایک کمرے میں تو نہیں سو سکتے تھے اس لیے کچھ لوگ رضائی لے کر باہر سو گئے۔۔۔ ویسے بھی صبح ہونے والی تھی اور شادی کا ماحول تھا تو سب یہ وقت ہنسی خوشی بتا رہے تھے۔۔۔۔



تیرے گھر آیا۔۔۔



آیت کو صبح سے کسی نے نہیں جگایا تھا۔۔۔ اب صائمہ آئی تھی ڈرائیور کے ساتھ اسے پارلر لے جانے تو پھر نورین نے اسے جگایا۔۔۔۔

آیت اٹھو بیٹا، کچھ کھا لو۔۔۔۔ صائمہ آئی تھی تمہیں پارلر لے جانے۔۔۔ انہوں نے پیار سے اس کے بالوں کو سہلاتے ہوئے کہا

ابھی سے؟؟  
آیت کی حیرت کی وجہ سے فوراً انکھیں کھل گئیں۔۔

ابھی سے کہاں؟؟  
تین بج رہے ہیں۔۔۔۔ پھر وہاں بھی کچھ ٹائم لگے گا۔۔۔۔  
امی نے مسکراتے ہوئے اسکا گال تھپکا

آیت کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی جسے چھپانے کیلئے اس نے بالوں کا جوڑا بنانے کیلئے فوراً بازو منہ کے سامنے کر لیے۔۔۔

آیت تم بہت خوش قسمت ہو بیٹا۔۔۔۔

اس تمہاری خوشیوں کو ہر بد نظر سے بچا کر رکھے۔۔۔

شادی کے بعد شوہر کے ساتھ ہمیشہ وفادار رہنا اور اس گھر کو اپنا گھر سمجھنا۔۔۔۔۔  
وہ جوڑا بنا چکی تو امی نے اسکا ہاتھ تھام کر کہا

امی میں کیسے کسی کے گھر رہوں گی؟؟

میرا تو ایک ایک پل ادھورا ہے اپنے گھر والوں کے بنا۔۔۔

وہ قابو نہیں کر پائی اور آنسو اسکی آنکھوں سے نکل کر گالوں پر پھسل گئے۔۔۔

ارے کسی کا گھر کیوں؟؟؟

وہ تمہارا اپنا گھر ہے بیٹا۔۔۔ اور ہم تم سے دور کب ہیں ہر وقت تمہارے ساتھ رہیں گے۔۔۔

وہ بھی ماں تھیں انکی بھی آنکھیں بھگی گئی تھیں مگر انہوں نے آیت کے بھی آنسو صاف کیے اور اپنے بھی۔۔۔

وہ خوش بہت تھی مگر ماں باپ کا گھر چھوڑنا کبھی بھی کسی بھی بیٹی کیلئے آسان نہیں رہا۔۔۔۔۔

واحد یہ غم ہر خوشی پر بھاری پڑ جاتا ہے۔۔۔۔

ارے ابھی سے رونا دھونا شروع مت کریں۔۔۔۔

ہمارے بھائی کے تو پاؤں زمین پر نہیں ٹک رہے اور آپ رو رہی ہیں۔۔۔۔  
صائمہ اسی وقت اندر آئی تھی اور وہ آیت کے گلے لگی تھی۔۔۔۔

تم ایسے ہی بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔۔۔ کسی بھی سنگھار کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔  
وہ بہت محبت سے اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھیں اور وہ سر جھکائے بس مسکرا رہی  
تھی۔۔۔۔۔

اچھا چلو جلدی سے کچھ کھا لو پھر چلیں۔۔۔۔۔

ہاں تم منہ ہاتھ دھو لو۔۔۔۔۔ میں کھانا لے آتی ہوں۔۔۔۔۔  
امی مسکراتے ہوئے اٹھ کر باہر گئیں تو وہ دونوں بھی اٹھ کر باہر جانے لگی۔۔۔۔۔

دن بدلتے ہیں اور ضرور بدلتے ہیں۔۔۔۔۔ یہ میرے اس کی شان ہے کہ ہر اندھیری رات  
کے بعد روشن سویرا ضرور ہوتا ہے اور سب کیلئے یکساں۔۔۔۔۔  
کوئی چھوٹا بڑا، امیر غریب نہیں دیکھا جاتا۔۔۔۔۔



پارلر میں تین گھنٹے لگانے کے بعد بلاآخر اسے ہال میں لے آیا گیا۔۔۔۔  
ہر طرف چکاچوند روشنیاں ایسے چمک رہی تھیں کہ دن کا گمان ہونے لگتا۔۔۔۔

وہ سرخ جوڑے میں پھولوں سے سجے اسٹیج پر اپنی سہیلیوں کے جھرمٹ میں زیورات اور  
میک اپ سے لدی کسی البسرا کا تاثر دے رہی تھی۔۔۔۔

وہاں کوئی حسد نہیں تھا بس ہر نظر اس کے سراپے کا صدقہ اتار رہی تھی۔۔۔۔  
بخاری صاحب نے آج سارا دن صدقہ خیرات کی تھی کہ انکے گھر کی خوشیوں کو کسی کی نظر  
نہ لگے۔۔۔۔

جب سے آیت آئی تھی اسکی امی اور ساس کے آنسو نہیں رک رہے تھے۔۔۔۔۔ وہ دونوں  
رو رو کر اسکی دائمی خوشیوں کی دعائیں مانگ رہے تھے۔۔۔۔۔

انہوں نے سارے مووی میکرز کو دلہن کی تصویریں بنانے سے منع کر دیا تھا صرف ایک  
فیملی ممبر نے کیمرا لیا ہوا تھا جو ہر پوز پر کلک کر رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ دن بہت خوبصورت دن تھا۔۔۔ ہر چہرہ مسکرا رہا تھا۔۔۔۔۔ کچھ دیر بعد عفان کو لا کر  
آیت کے پہلو میں بٹھایا گیا اور وہ سب کی نظروں کی پرواہ کیے بغیر آیت کو دیکھے جا رہا  
تھا۔۔۔۔۔

جو بھی اسٹیج پر آتا اسے نظروں کا زاویہ موڑنے کو کہتے وہ تھوڑی دیر منہ موڑ لیتا اور پھر  
انکے جانے کے بعد وہی حال ہوتا۔۔۔۔۔

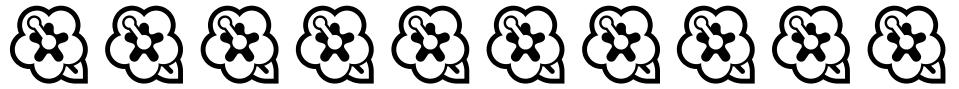




کیونکہ کوئی ی بھی غیرت مند باپ یہ برداشت نہیں کرتا کہ وہ جہاں بیٹی بیاہے وہاں سے ایک پیسہ بھی لے۔۔

چاہے وہ کتنا ہی بے بس اور لاچار کیوں نہ ہو۔۔۔

دلہن رخصت ہو گئی تو مہمانوں کیلئے پُر تکلف کھانے کا بندوبست کیا گیا۔۔۔۔  
سب نے سیر ہو کر کھایا اور واپسی کی راہ لی۔۔۔۔



آیت کو چند ایک مخصوص رسموں کے بعد اپنے کمرے میں لایا گیا۔۔۔۔  
کمرہ ایسا کے جیسے پورا گھر ہو۔۔۔۔ بہت وسیع و عریض اور ہر سہولت سے بھرپور۔۔۔۔  
سارے کمرے کی سجاوٹ خوبصورت سرخ گلابوں اور روشنیوں سے کی گئی تھی۔۔۔۔

اسے یہ ساری چیزیں ، اتنی محبتیں صراط مستقیم کا صدقہ ملی تھیں یا ماں باپ کی دعاؤں کے صدقے۔۔۔۔ وہ فیصلہ نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔

عفان نے اسے زیادہ دیر انتظار نہیں کروایا تھا کیونکہ اس سے خود انتظار نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

دروازہ ناک ہوا تو آیت کی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں ، وہ بہت کنفیوز ہو رہی تھی حالانکہ اس جتنا خود اعتماد انسان کوئی نہیں تھا۔۔۔۔

عفان خود بھی کنفیوز سا تھا شاید محبت کا احساس ہی ایسا ہے کہ محبوب کے سامنے آتے ہی ساری خود اعتمادی ہوا ہو جاتی ہے۔۔۔۔

آیت آپ خوش ہیں نا اس رشتے سے۔۔۔؟؟

سلام دعا کے بعد اور کچھ سنبھلنے کے بعد اس نے پہلا سوال کیا تھا اور آیت نے بنا سر اٹھائے اثبات میں ہلا دیا تھا۔۔۔۔

میں نے کبھی محبت کا اظہار نہیں کیا کیونکہ مجھے لگتا تھا بھی اور ہے بھی کہ میری محبت کو لفظوں کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ بیان ہو ہی نہیں پائے گی۔۔۔۔۔  
لیکن محبت ظاہر تو ہو سکتی ہے ، محسوس تو ہوتی ہے نا اور میرا وعدہ ہے کہ میں ہر پل اپنے عمل سے یہ ثابت کروں گا کہ

"میں آپ سے بہت پیار کرتا ہوں۔۔۔۔"

عفان نے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھا تھا اور آیت نے اپنا دوسرا ہاتھ اٹھا کے عفان کے ہاتھ پر رکھا تھا۔۔۔۔۔

اب وہ بھی اسکی طرف دیکھ رہی تھی اور جب آیت نے آنکھیں اٹھائی تو عفان نے جھکا لیں وہ ان آنکھوں کی گہرائی کو نہیں دیکھ پا رہا تھا۔۔۔۔

اچھا ایک سرپرائز تھا آپ کیلئے۔۔۔؟؟

عفان نے تھوڑی دیر ادھر ادھر کی باتوں کے بعد کہا

اب تک آیت کی کچھ جھجھک کم ہو گئی تھی۔۔۔

ایک ڈاکٹر سے میں نے اپائنٹمنٹ لی تھی انکل کے چیک اپ کیلئے۔۔

وہ تو شادی سے پہلے بلا رہے تھے لیکن میں نے تھوڑا اور ٹائم لیا تا کہ ہم دونوں ساتھ جا سکیں۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا اور اسکی آنکھوں کی چمک دیکھ کر اندازہ کر سکتا تھا کہ یہ اس کیلئے کتنی بڑی خوشخبری ہے۔۔۔۔

عفان آپ سچ کہہ رہے ہیں؟؟  
ابو پھر سے چل پائی یں گے؟؟  
وہ اپنے پیروں پہ پھر سے کھڑے ہوں گے۔۔۔؟؟

ہاں ان شا اللہ۔۔۔۔  
انکا تو کوئی بڑا مسئی لہ ہی نہیں ہے۔۔۔  
اتنے سیریس مریض ٹھیک ہو جاتے ہیں۔۔۔۔ یہ بھی ہو جائیں گے۔۔۔۔  
ڈاکٹر نے بہت تسلی دی ہے مجھے۔۔۔۔

اوہ تمھینک گاڈ۔۔۔۔۔  
بہت شکریہ عفان۔۔۔۔  
نہیں صرف شکریہ تو بہت کم ہے۔۔۔۔ آپ نے مجھے بہت بڑی خوشی دی ہے۔۔۔۔

آپ بہت اچھے ہیں۔۔۔۔

وہ بہت خوشی سے ہنستے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔ اسے یہ بھی بھول گیا تھا کہ وہ آج پہلے دن کی دلہن ہے۔۔۔۔

ہاں وہ تو ہے۔۔۔۔

اچھا کالم ڈاؤن۔۔۔۔

تھوڑی خوشی اس دن کیلئے بچا کہ رکھیں جب وہ بالکل ٹھیک ہو کر اپنے قدموں پر چلتے ہوئے آپ کے سامنے آئیں گے۔۔۔۔

اس نے بہت پیار اور نرمی سے اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے تھے پھر ان پر اپنے لب رکھ دیے۔۔۔۔

شرم سے پھر اسکا سر جھک گیا تھا۔۔۔۔

عفان نے اسے منہ دکھائی کا تحفہ ہیرے کا سیٹ دیا تھا۔۔۔ جس کی قیمت اور خوبصورتی کا اندازہ اسکی بناوٹ سے ہی ہو رہا تھا۔۔۔۔

وہ عفان کی کس کس چیز پر شکر گزاری کرے ، کس بات پر شکریہ ادا کرے اور کیسے لفظوں میں۔۔۔

ابھی اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

آج آپ بہت ہی زیادہ خوبصورت لگ رہی تھیں۔۔۔

میں چاہتا ہوں آپ ہمیشہ ہی صراطِ مستقیم پر رہیں ، ہمیشہ میری ہو کر رہیں۔۔۔۔

تاکہ میرے بچے بالکل آپ پر جائیں۔۔۔۔

آپ بھی پیارے لگ رہے تھے۔۔۔

میں ہمیشہ آپ کی رہوں گی انشاء اللہ۔۔۔



اف شکر ہے آخر تم نے بھی میری تعریف کی۔۔۔۔ میں کب سے اسی لیے تو اتنی محنت کر رہا تھا۔۔۔

اس نے مسکراہٹ دبائے کہا تو آیت نے نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔  
پھر دونوں ہنسے اور ہر چھوٹی بات پر ہنستے چلتے گئے۔۔۔

وہاں محبت تھی ، بھروسہ تھا تو سب کچھ انکا اپنا تھا۔۔۔۔ انکے پاس تھا۔۔۔۔

صراط مستقیم پر چلنے والوں کیلئے ہمیشہ امتحان ہوتے ہیں۔۔۔۔

آزمائشیں ہوتی ہیں۔۔۔ مگر انکے ساتھ اللہ کا ساتھ ہوتا ہے اور ہمیشہ ہوتا ہے۔۔۔۔

انہیں صبر سکھایا جاتا ہے اور پھر اسکا صلہ اتنا خوبصورت ہوتا ہے کہ صبر کرنے والے کو خود اپنی قسمت پر رشک ہونے لگتا ہے۔۔۔ کیوں کہ قرآن مجید میں بھی ہے نا کہ

۔۔۔۔

"بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔۔۔۔"

ختم شد

جوائن ناول بینک فیس بک گروپ

[www.facebook.com/groups/NovelBank](http://www.facebook.com/groups/NovelBank)